عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

ہفت روزہ

ختم نبوۃ

INTERNATIONAL URDU WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT KARACHI PAKISTAN

جلد:۳۳ | ۹ تا ۱۶ رمضان المبارک ۱۴۳۵ھ مطابق ۸ تا ۱۵ جولائی ۲۰۱۴ء | شمارہ:۲۶

تراویح کے چند مسائل

ماہِ مُقدس کے قیمتی لمحات کی قدر کیجیے

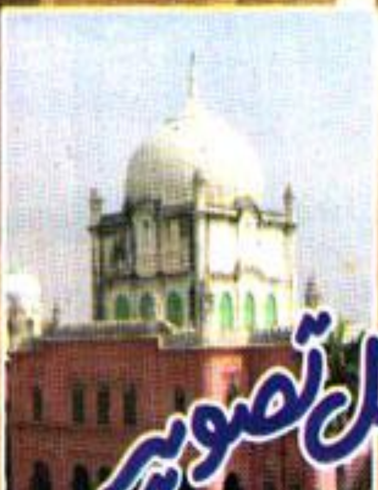

ڈیجیٹل تصویر
دار العلوم دیوبند کا موقف

فتح مکہ کی اہمیّت

Email: editorkn@yahoo.com
Website: http://www.khatm-e-nubuwwat.org
http://www.khatm-e-nubuwwat.com

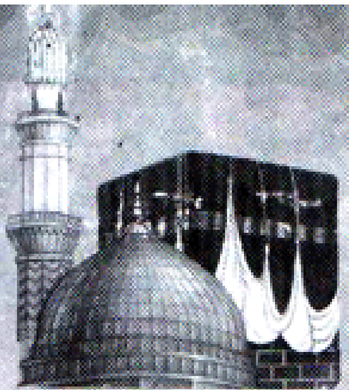

آپ کے مسائل

مولانا اعجاز مصطفیٰ

سحری میں آنکھ نہ کھلنے پر روزہ کا حکم

س:...... اگر کوئی رات کو ہی رمضان المبارک میں روزے کی نیت کرکے سو جائے کہ صبح کا روزہ ہے۔ سحری کے بعد آنکھ کھلے تو کیا وہ اب نیت بدل سکتا ہے؟ یعنی روزہ چھوڑ سکتا ہے یا نہیں؟

ج:...... اگر رات کو روزہ کی نیت کرکے سوئے سحری میں آنکھ کھل جائے تو صبح صادق سے پہلے نیت بدل سکتا ہے، خواہ روزہ رکھے یا نہ رکھے، لیکن اگر رات کو نیت کرکے سوئے اور صبح صادق ہونے کے بعد آنکھ کھلے تو اب نیت بدلنے کا مطلب روزہ توڑنے کے ہوں گے، لہٰذا صبح صادق کے بعد کچھ کھایا پیا تو روزہ ٹوٹ جائے گا، قضا و کفارہ دونوں لازم آئیں گے۔

جان بوجھ کر روزہ توڑنے کا کفارہ

س:...... اگر کوئی جان بوجھ کر رمضان المبارک کا روزہ توڑ لے یعنی کھالے یا پی لے یا میاں بیوی ہمبستری کرلیں تو اس کا کفارہ کیا ہوگا؟ اگر نابالغ بچے روزہ توڑلیں تو بھی کفارہ ہوگا؟

ج:...... رمضان المبارک کا روزہ بغیر شدید عذر کے توڑ لینا سخت گناہ ہے قضا اور کفارہ دونوں لازم آئیں گے۔ روزہ توڑنے کا کفارہ یہ ہے کہ دو مہینے کے مسلسل روزے رکھنا ہوں گے، اگر درمیان میں ایک روزہ بھی چھوٹ گیا تو دوبارہ نئے سرے سے شروع کرنا ہوں گے اور جو شخص روزے رکھنے پر قادر نہ ہو بیماری، کمزوری یا بڑھاپے کی وجہ سے تو وہ ساٹھ مسکینوں کو دو وقت کا کھانا کھلائے یا ہر مسکین کو صدقۂ فطر کی مقدار غلہ یا اس کی قیمت دے۔ اگر ایک رمضان المبارک میں کئی مرتبہ روزے توڑے ہوں اور ابھی تک کفارہ بھی نہ دیا ہو تو ایک ہی کفارہ دینا کافی ہوگا۔ اگر میاں بیوی نے رمضان المبارک کے روزے کے درمیان صحبت کی تو دونوں پر الگ الگ کفارہ لازم آئے گا۔ نابالغ بچے اگر روزہ توڑلیں تو ان پر کوئی کفارہ نہیں ہے، مگر ان سے روزہ کی قضا کروانی چاہئے۔

سائرن کی آواز پر سحری وافطاری کرنا

س:...... لوگ عام طور پر روزہ کھولنے اور بند کرنے میں سائرن بجنے کا انتظار کرتے ہیں، جیسے ہی سحری میں سائرن بجتا ہے فوراً پانی پی کر روزہ بند کرلیتے ہیں۔ کیا ایسا کرنا درست ہے؟ اسی طرح روزہ کھولنے میں سائرن کا انتظار کیا جاتا ہے۔

ج:...... سحری کے وقت روزہ بند کرنے کے لئے سائرن اگر ایک منٹ پہلے بجادیا جائے تو پانی پی سکتے ہیں، لیکن احتیاط کا تقاضا یہ ہے کہ سائرن بجنے سے پہلے ہی اطمینان سے کھا پی فارغ ہو جائے، اگر کبھی سائرن بجنے میں تاخیر ہوگئی تو روزہ خراب ہوگا، اسی طرح روزہ کھولنے میں بھی احتیاط کی جائے کہ وقت پورا ہونے کا انتظار کرے سائرن کا نہیں کہ اگر کبھی غلطی سے سائرن پہلے بج جائے اور روزہ کھول لیا تو روزہ فاسد ہوجائے گا۔ اس لئے بہتر ہے کہ سحری اور افطار کے اوقات کار کو سامنے رکھا جائے اور اس کے مطابق عمل کیا جائے، گھڑی وغیرہ اسی حساب سے درست کرلی جائے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

ہفت روزہ
ختم نبوۃ
مجلس

جلد:۳۳ ۹ تا ۱۶ رمضان المبارک ۱۴۳۵ھ مطابق ۸ تا ۱۵ جولائی ۲۰۱۴ء شمارہ:۲۶

مجلس ادارت
مولانا سید سلیمان یوسف بنوری صاحبزادہ مولانا عزیز احمد
علامہ احمد میاں حمادی مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی
مولانا قاضی احسان احمد

سرپرست
حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانوی مدظلہ
حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق سکندر مدظلہ

مدیر اعلیٰ
مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری

نائب مدیر اعلیٰ
مولانا محمد اکرم طوفانی

مدیر
مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ

معاون مدیر
عبداللطیف طاہر

قانونی مشیر
حشمت علی حبیب ایڈووکیٹ
منظور احمد میو ایڈووکیٹ

سرکولیشن منیجر
محمد انور رانا

تزئین و آرائش
محمد ارشد خرم، محمد فیصل عرفان خان

بنیاد
امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ
خطیب پاکستان قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ
مجاہد اسلام حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ
مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین اخترؒ
محدث العصر حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ
خواجہ خواجگان حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحبؒ
فاتح قادیان حضرت اقدس مولانا محمد حیاتؒ
مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمودؒ
ترجمان ختم نبوت مولانا محمد شریف جالندھریؒ
جانشین حضرت بنوری حضرت مولانا مفتی احمد الرحمٰنؒ
شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ
حضرت مولانا سید انور حسین نفیس الحسینیؒ
مبلغ اسلام حضرت مولانا عبدالرحیم اشعرؒ
شہید ختم نبوت حضرت مفتی محمد جمیل خانؒ
شہید ناموس رسالت مولانا سعید احمد جلالپوریؒ

اس شمارے میں!

ماہ مقدس کے قیمتی لمحات کی قدر کیجئے!	۳	محمد اعجاز مصطفیٰ
ماہ رمضان المبارک (نظم)	۶	قاری محی الدین احمدؒ
فتح مکہ کی اہمیت	۷	مولانا محمد اسحاق صدیقیؒ
روزے کے ضروری مسائل (۲)	۱۱	مولانا مفتی عبدالرؤف سکھروی
تراویح کے چند مسائل	۱۳	مفتی عبدالسلام چاٹگامی مدظلہ
ایک ہفتہ شیخ الہندؒ کے دیس میں (۱۵)	۱۵	مولانا اللہ وسایا مدظلہ
ڈیجیٹل تصویر...دارالعلوم دیوبند کا موقف (۲)	۱۹	مفتی زین الاسلام قاسمی
کرسی پر نماز کے مسائل	۲۲	مفتی عبدالرؤف سکھروی مدظلہ
محفل حسن قرأت و حمد و نعت	۲۳	مولانا عبدالرؤف
ختم نبوت کانفرنس جوہر آباد، خنداوام	۲۵	رپورٹ: مفتی محمد طاہر مکی

زرتعاون
امریکا، کینیڈا، آسٹریلیا: ۹۵ ڈالر، یورپ، افریقہ: ۷۵ ڈالر، سعودی عرب،
متحدہ عرب امارات، بھارت، مشرق وسطیٰ، ایشیائی ممالک: ۶۵ ڈالر
فی شمارہ ۱۰ روپے، ششماہی: ۲۲۵ روپے، سالانہ: ۴۵۰ روپے

WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT, A/c# 0010010964680019
(انٹرنیشنل بینک اکاؤنٹ نمبر) IBAN NO. PK68ABPA0010010964680019
AALMI MAJLIS TAHAFFUZ KHATM-E-NUBUWWAT 0010010964710018
(انٹرنیشنل بینک اکاؤنٹ نمبر) IBAN NO. PK45ABPA0010010964710018
Allied Bank Binori Town Branch Code: 0159 Karachi.

رابطہ دفتر: جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ)
ایم اے جناح روڈ کراچی فون: ۳۲۷۸۰۳۳۷، ۳۴۲۳۴۴۷۶ فیکس: ۳۲۷۸۰۳۴۰
Jama Masjid Bab-ur-Rehmat (Trust)
Old Numaish M.A.Jinnah Road Karachi
Ph:32780337, 34234476 Fax:32780340

مرکزی دفتر: حضوری باغ روڈ، ملتان
فون: ۰۶۱-۴۷۸۳۴۸۶، ۰۶۱-۴۵۸۳۴۸۶
Hazori Bagh Road Multan
Ph:061-4583486, 061-4783486

لندن آفس:
35,Stockwell Green
London, SW9 9HZ U.K
Ph:0207-737-8199

ناشر: عزیز الرحمٰن جالندھری مطبع: القادر پرنٹنگ پریس طابع: سید شاہد حسین مقام اشاعت: جامع مسجد باب الرحمت ایم اے جناح روڈ کراچی

اداریہ

محمد اعجاز مصطفیٰ

ماہِ مقدس کے قیمتی لمحات کی قدر کیجئے!

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمدللہ و سلام علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ!

ارادہ تھا کہ رمضان المبارک کی مبارک ساعات اور لمحات کے فضائل و مناقب پر قرآن و سنت کی روشنی میں کچھ تحریر کروں، لیکن اچانک اپنے شیخ و مربی شہید ناموس رسالت حضرت اقدس مولانا سعید احمد جلال پوری قدس سرہ کے قلم گوہر بار سے نکلی ہوئی عمدہ تحریر سامنے آئی تو دل نے چاہا کہ اسی کو ہی اداریہ کے طور پر نقل کردوں۔ آپ بھی اس سے بہرہ مند ہوں۔ حضرت شہیدؒ لکھتے ہیں:

اللہ تعالیٰ کا فضل و کرم اور اس کی منت و احسان ہے کہ ایک بار پھر ماہ مقدس ہم پر سایہ فگن ہے' ہم کس زبان سے اور کن الفاظ سے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کریں کہ اس نے ہمارے دلوں کی بنجر زمین اور غیر آباد فضا کو سرسبز و شاداب کرنے کے لئے ایک بار پھر رحمت و برکت کی گھٹائیں بھیج دیں' جو بلا امتیاز چھم چھم برس رہی ہیں۔ اور ہر شخص اپنی طلب و استعداد کے مطابق اس سے بہرہ ور ہے' اگر کچھ خوش نصیب اس آب زلال میں سر سے پیر تک غوطہ زن ہیں تو کچھ کم نصیب ایسے بھی ہیں جو "بہتے دریا کے کنارے پیاسے" کے مصداق اس شاہی عطا سے محروم ہیں۔

جن خوش نصیبوں نے رمضان المبارک اور اس کی مقدس ساعتوں کی قدر کی' ان کو کارآمد بنایا' سابقہ غلطیوں پر اظہار' ندامت کی' توبہ کی' تلافی مافات کی' آئندہ گناہوں سے اجتناب کا عزم مصمم کیا اور نیکیوں پر کمربستہ ہوگئے' بلاشبہ یہ ان کے لئے' رحمت' مغفرت' جہنم سے نجات کا وسیلہ اور مغفرت الٰہی کا ذریعہ ہے۔

اس کے برعکس جن لوگوں نے نہ اپنی روش بدلی' نہ گناہ چھوڑے' نہ سابقہ گناہوں پر پشیماں ہوئے' نہ توبہ کی اور نہ ہی ان لمحات کی قدر کی' وہ محروم رہے اور محروم ہی رہیں گے۔ الا من تاب و عمل عملاً صالحاً۔

ان کی مثال بالکل ایسے ہے جیسے برستی بارش میں کوئی شخص سائبان میں کھڑا ہوا یہ سارا منظر دیکھتا رہے' بلاشبہ بارش جس قوت سے برستی رہے مگر اس پر ایک قطرہ بھی نہیں آئے گا' ٹھیک اسی طرح جن لوگوں نے توبہ' انابت' ندامت کے بعد ان لمحات کی قدر کرلی وہ برستی بارش میں کود گئے اور اس کی برکات سے مستفید ہوگئے اور جنہوں نے اپنے سروں پر گناہوں' بدکاریوں کا سائبان تانے رکھا اور عصیان و طغیان کے حصار میں گھرے رہے' ان پر رحمت الٰہی کی ایک بوند بھی نہیں ٹپکے گی۔

بلاشبہ جو لوگ دل و جان سے اس ماہ مقدس کی پذیرائی کریں گے اور اس کی قدردانی کی کوشش کریں گے' اللہ تعالیٰ ان کو محروم نہیں کریں گے' بلکہ اللہ تعالیٰ ان کی ہمت و قوت سے بڑھ کر ان کی نیت خلوص اور اخلاص کے مطابق ان کو ایسا نوازیں گے کہ ان کے وہم و گمان میں بھی نہ ہوگا۔

اس کے برعکس جو لوگ اس کی ناقدری کریں گے یا اس سے بے اعتنائی برتیں گے اور توبہ' انابت اور ندامت کی بجائے بالفعل عصیان و طغیان میں مبتلا رہیں گے' محروم رہیں گے۔ چاہے ظاہری اعتبار سے وہ دن کو روزے رکھیں یا رات' رات بھر جاگ کر گزاریں۔ چنانچہ حدیث میں ایسے ہی لوگوں کے بارہ میں فرمایا گیا ہے:

"رب صائم لیس لہ من صیامہ الا الجوع و رب قائم لیس لہ من قیامہ الا السھر۔" (ابن ماجہ ص:۱۲۱)

ترجمہ:...... "بہت سے روزہ رکھنے والے ایسے ہیں کہ ان کو روزہ کے ثمرات میں بھوکا پیاسا رہنے کے سوا کچھ بھی حاصل نہیں ہوتا اور بہت سے شب بیدار ایسے ہوتے ہیں کہ ان کو رات بھر جاگنے کی مشقت کے سوا کچھ بھی نہیں ملتا۔"

اس لئے اگر کوئی شخص صدق دل سے سابقہ کوتاہیوں سے توبہ' آئندہ گناہ نہ کرنے کا عہد کرے' اور عملاً اس کی قدردانی کرے تو انشاء اللہ رمضان المبارک

روزہ، تراویح، لیلۃ القدر اور اعتکاف کی پوری پوری برکات سے مستفید ہوگا، چاہے وہ اپنی فطری کمزوری، ضعف، عذر اور بیماری کی وجہ سے کچھ زیادہ محنت و مجاہدہ نہ کر سکے، تب بھی محروم نہ ہوگا۔ اس لئے ضرورت اس بات کی ہے کہ مسلمان اپنے رب سے عبدیت کا تعلق قائم کرے۔ انشاء اللہ محروم نہیں رہے گا، لیکن اگر اس نے گناہ و عصیان اور بغاوت طغیان نہ چھوڑا تو چاہے رات رات بھر جاگ کر گزارا کرے، اس کا مقدر کھوٹا کے کھوٹا ہی رہے گا اور اس کا مقدر کبھی بھی نہیں جاگ سکے گا۔

بہر حال ہمیں چاہئے کہ ہم ماہ مقدس کے قیمتی دنوں، راتوں، گھنٹوں، منٹوں اور لمحوں سے زیادہ سے زیادہ نفع اٹھائیں، اس کی برکات سمیٹیں اور شریعت مطہرہ نے اس ماہ میں جو جو معمولات مقرر فرمائے ہیں ان کو بجالائیں، چنانچہ اس ماہ میں ہماری نیکی کا جذبہ بڑھ جانا چاہئے۔ گناہوں سے یکسر کنارہ کشی کرنا چاہئے، ہاتھ، زبان، کان اور آنکھ پر بلکہ دل و دماغ کو اللہ تعالیٰ کی نافرمانی اور بغاوت کی سوچ و فکر سے پاک کر کے انہیں نیکی اور طاعت میں مصروف کر دینا چاہئے، جس طرح ہم دن بھر کھانے پینے اور میاں بیوی کے تعلق سے روزہ رکھتے ہیں، اسی طرح ہمارا رات دن بلکہ ہر وقت تمام گناہوں سے روزہ ہونا چاہئے، باجماعت نماز، تراویح، تہجد، نوافل اور تلاوت قرآن کا اہتمام کرنا چاہئے اور کثرت سے درود شریف، استغفار، ذکر و اذکار، اللہ تعالیٰ سے جنت کی طلب اور جہنم سے پناہ مانگنے کا التزام کرنا چاہئے، اس ماہ میں صدقہ خیرات اور غریبوں، مسکینوں، ماتحتوں سے حسن سلوک کا معاملہ کرنا چاہئے۔ بلاشبہ ہم اگر زمین والوں کے ساتھ شفقت و نرمی کریں گے تو آسمان والا بھی ہم سے رحمت و مغفرت کا معاملہ کرے گا۔

اسراف و تبذیر، نام و نمود اور دکھلاوے کی دعوتوں، اور روزہ کشائیوں سے احتراز کریں۔ بلاشبہ روزہ داروں کے روزہ کھلوانے کا بڑا ثواب ہے، مگر بہتر یہ ہے کہ خاموشی سے غریبوں، مسکینوں، بیواؤں اور مدارس کے طلبہ اور ایسے لوگ جو دو وقت کی روٹی کو ترس رہے ہیں، ان کی مدد کریں اور ان کا روزہ کھلوائیں۔ اس مہینہ میں ہماری نیکیوں کا میزانیہ بڑھ جانا چاہئے، اس لئے کہ یہ نیکیوں کا مہینہ ہے، لہٰذا روزانہ ایک بار صلوٰۃ التسبیح کا اہتمام کرنا چاہئے، ناظرہ خواں حضرات کو تین پارہ اور حفاظ کو کم از کم چھ پارہ تلاوت کا اہتمام کرنا چاہئے، معمولات کی تسبیحات میں بھی اسی طرح اضافہ ہو جانا چاہئے، چنانچہ صبح شام استغفار، درود شریف اور تیسرے کلمہ کی تین تین تسبیح پڑھنا چاہئے، روزانہ عصر سے افطار تک دعا کا اہتمام کرنا چاہئے، کیونکہ افطار کے وقت روزہ دار کی دعا قبول ہوتی ہے، اگر ایسا ممکن نہ ہو تو کم از کم افطار کے وقت تو دعا کا التزام کرنا ہی چاہئے، یوں تو ہر مسلمان کو اوابین، تہجد، اشراق، چاشت کی سعادت و برکت سے محروم نہیں رہنا چاہئے، مگر رمضان المبارک میں ان نوافل کا بطور خاص اہتمام کرنا چاہئے۔

اس ماہ میں اپنے علاوہ اپنے مرحوم والدین، رشتہ داروں، اکابر، بزرگان دین، اساتذہ، مشائخ اور دوست احباب کے حقوق کا بطور خاص خیال رکھنا چاہئے، ان کے لئے دعائے مغفرت اور ایصال ثواب اور صدقات کا اہتمام کرنا چاہئے۔

جس طرح اپنے والدین، اساتذہ اور مشائخ کی زندگی میں ان کے لئے جوتے کپڑے بناتے تھے اور ان کی ضروریات کا خیال رکھتے تھے، ہمیں اب بھی ان کا خیال رکھنا چاہئے، لہٰذا ان کے لئے کم از کم اتنا ایصال ثواب کرنا چاہئے، جتنا ان کی زندگی میں ان کی ضروریات اور خوشنودی کے لئے خرچ کیا کرتے تھے، اس لئے کہ یہ ان کا ہم پر حق ہے اور ان کے حقوق کی بجا آوری ہمارے اخلاقی فرائض ہیں۔

جو شخص رمضان المبارک میں گناہوں سے بچنے کا اہتمام و التزام کرے گا انشاء اللہ اس کے لئے پورے سال گناہوں سے بچنا آسان ہوگا، اسی طرح جو شخص رمضان المبارک میں اعمال صالحہ کی عادت ڈال لے گا انشاء اللہ پورے سال اس کو ان معمولات کی توفیق میسر آئے گی، اس لئے اہتمام کرنا چاہئے کہ پورے رمضان المبارک میں ہماری کوئی نماز بغیر جماعت کے نہ ہونے پائے، بلکہ اگر تھوڑا سا مزید اہتمام کرلیا جائے تو بہت آسانی سے تکبیر اولیٰ کا چلہ پورا کیا جا سکتا ہے، چنانچہ پہلی رمضان المبارک سے شروع کر کے دس گیارہ شوال تک تکبیر اولیٰ کا چلہ پورا کیا جا سکتا ہے۔ اس لئے کہ عموماً ہر مسلمان رمضان میں باجماعت اور تکبیر اولیٰ کے ساتھ نماز پڑھنے کا اہتمام کرتا ہے، اگر عید کے بعد مزید دس گیارہ دن کا اہتمام کرلیا گیا تو چالیس روز تک باجماعت اور تکبیر اولیٰ کے ساتھ نماز ادا کرنے کی برکت سے ہمیں جہنم اور نفاق سے برأت کے دو پروانے بھی میسر آجائیں گے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس ماہ مقدس اور اس کے قیمتی لمحات کی قدر دانی کی توفیق ارزانی فرمائے اور اس میں ہماری اور تمام مسلمانوں کی مغفرت فرمائے۔ آمین۔

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہ سیدنا محمد وآلہ واصحابہ اجمعین۔

رمضان المبارک

قاری محی الدین احمدؒ مکنون

بحمداللہ زہے قسمت کہ پھر ماہِ صیام آیا
ہزاروں رحمتوں کا ماہِ نو لے کر پیام آیا

جدھر دیکھو اُدھر انبار ہیں انواعِ نعمت کے
جدھر جاؤ اُدھر انوار ہیں اقسامِ رحمت کے

مقفل ہوگئی دوزخ مقید ہوگیا شیطاں
سجایا جارہا ہے از سرِ نو روضۂ رضواں

یہ کس کے واسطے تزئینِ روئے فرش ہوئی ہے
تعالی اللہ یہ رحمت امت احمد ﷺ پہ ہوتی ہے

جزا روزے کی روزِ جزا حیراں کردے گی
تصور جس کا ناممکن ہے وہ دولت عطا ہوگی

مگر ترکِ خورش کا نام روزہ تو نہیں ہوتا
تمام اجزائے جسمانی کا ہونا چاہئے روزا

ہمیں افسوس ہے ایسوں پہ جو روزہ نہیں رکھتے
خدا کی بے بہا نعمت سے دامن پُر نہیں کرتے

گلی کوچوں میں بازاروں میں یہ نظارہ دیکھا ہے
کہ اک پردہ کے پیچھے شکمِ دوزخ گرم ہوتا ہے

خدا توفیق بخشے تا کہ اس کی عظمتیں سمجھیں
مبادا روزِ محشر اپنی کوتاہی پہ پچھتائیں

یہ امت وہ ہے جس پر انبیا نے رشک فرمایا
ذرا سوچو کہ کنتم خیر امت کس نے فرمایا

الٰہی اس شرف کی روزِ محشر لاج رکھ لینا
ہماری عیب پوشی رحمتوں سے اپنی کرلینا

خداوندا ہمیں راہِ ہدایت اور عظمت دے
بلندی میں کم از کم اوجِ سدرۃ تک تو پہنچادے

فتح مکہ کی اہمیت

مولانا محمد اسحاق صدیقی

تاریخ اسلام میں ''فتح مکہ'' کا واقعہ بہت اہم اور امتیازی شان کا حامل ہے، اس کی اہمیت کے ثبوت کے لئے اس کی نسبت واضافت ہی کافی ہے کیونکہ مکہ مکرمہ وہ مبارک اور خوش نصیب شہر ہے جس کا قلب بیت اللہ اور جس کا سینہ مسجد حرام ہے۔ یہ منور قلب ساری دنیا میں نور پاشی کررہا ہے اور دنیا کے سب شہر ان انوار و برکات کے لئے مکہ معظمہ کے احسان مند اور رہین کرم ہیں، ایسے بابرکت مقام کا قبضہ میں آنا یقیناً بہت اہمیت رکھتا ہے۔

اس سے قطع نظر، دین حق پر عمل درآمد کے نقطۂ نظر سے بھی، اس کی اہمیت بہت زیادہ ہے، اسی شہر میں ہمارا قبلہ یعنی کعبہ مکرمہ ہے۔ اسلام کے ایک رکن اور عبادات الٰہی کے ایک خاص طریقہ یعنی حج کے لئے یہی جگہ مخصوص ہے یہ فریضہ اس جگہ کے سوا کرۂ ارض کے کسی حصے میں نہیں ادا کیا جاسکتا، اگر یہ شہر غیر مسلموں کے قبضہ میں رہتا تو امت مسلمہ کو سخت مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا اور فریضۂ حج کی ادائیگی دشوار ہوتی۔

کعبہ مکرمہ کی اولین بنیاد تو حضرت آدم علیہ السلام نے ڈالی تھی، لیکن طوفان نوح علیہ السلام میں وہ عمارت معدوم ہوگئی، پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے دوبارہ بیت سابق کی بنیادوں پر اپنے صاحبزادے حضرت اسماعیل علیہ السلام کو شریک کار کرکے اس کی تعمیر فرمائی، اللہ تعالیٰ شانہ نے اس کی مختصر تاریخ اس طرح بیان فرمائی ہے:

''وَاِذْ یَرْفَعُ اِبْرٰھِیْمُ الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَیْتِ وَاِسْمٰعِیْلُ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ.'' (البقرہ:۱۲۷)

ترجمہ: ''اور (دیکھو) جب (حضرت) ابراہیم اور (حضرت) اسماعیل بیت اللہ کی دیواریں اٹھارہے تھے اور (یہ دعا کررہے تھے کہ) اے ہمارے رب ہم سے (اس عمل کو) قبول فرمالیجیے، بیشک آپ سب کو سنتے اور سب کچھ جانتے ہیں۔''

اس تاریخ کے پیش نظر تولیت کعبہ کا حق بھی انہیں لوگوں کو پہنچتا ہے جو کعبہ شریف کے بانی ثانی علیہ السلام کے ساتھ قوی تعلق رکھتے ہیں، یہ لوگ کون ہوسکتے ہیں؟ قرآن مبین نے اسے بھی صاف کردیا۔

''اِنَّ اَوْلَی النَّاسِ بِاِبْرٰھِیْمَ لَلَّذِیْنَ اتَّبَعُوْہُ وَھٰذَا النَّبِیُّ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا.'' (آل عمران:۶۸)

ترجمہ: ''بے شک (حضرت) ابراہیم کے ساتھ سب سے زیادہ قرب رکھنے والے وہ لوگ ہیں، جنہوں نے ان کی پیروی کی اور یہ نبی (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) ہیں اور وہ لوگ ہیں جو ایمان لائے۔''

بہت بڑی غلط فہمی دور کرکے بہت سی گمراہیوں کی جڑ کاٹ دی اور اس عظیم الشان اصول سے دنیا کو روشناس کرایا کہ انبیاء علیہم السلام کے ساتھ نسبی یا قرابتی اور خاندانی وقبائلی تعلق اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں کوئی قدر و قیمت نہیں رکھتا اور اس کی بنا پر کوئی شخص یا گروہ ان کی جانشینی کا حق دار نہیں ہوتا، بلکہ انبیاء کے ساتھ جو تعلق قرب بارگاہ الٰہی اور ان کی جانشینی کا سبب بنتا ہے، وہ ان کی اتباع اور پیروی کا تعلق ہے فتح مکہ سے یہ اصول عملی شکل میں ظاہر ہوا جس طرح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور قریشی مومنین حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اولاد میں تھے، اسی طرح کفار قریش بھی انہیں کی نسل میں تھے اس اعتبار سے دونوں جماعتوں میں کوئی فرق نہ تھا، لیکن فتح مکہ نے واضح کردیا کہ تولیت کعبہ کا شرف اور حضرت ابراہیم و حضرت اسماعیل علیہما السلام کی جانشینی کا حق ان حضرات سے نسبی تعلق کی بنا پر نہیں حاصل ہوتا بلکہ اس کا مدار تعلق اتباع پر ہے، یہاں تک فتح مکہ کے بعد مشرکین مسجد حرام میں داخل ہونے سے بھی محروم ہوگئے، کیونکہ ان کا نسبی تعلق تو حضرت ابراہیم علیہ السلام سے تھا، مگر اتباع کا تعلق نہ ہونے کی وجہ سے وہ بیکار ہوگیا، استحقاق تولیت کے لئے اتباع درکار تھی نہ کہ رشتہ داری۔

واقعہ کا تیسرا پہلو بھی بہت اہم ہے، قریش کو یہ شرف حاصل تھا کہ وہ کعبہ شریف کے متولی ہیں۔ اسی شرف کی وجہ سے وہ پورے عرب کے مقتدا اور پیشوا سمجھے جاتے تھے، پورا عرب ان کا احترام اور اہم امور میں ان کے فیصلہ کی پیروی کرتا تھا۔ فتح مکہ کے بعد جب قریش نے اسلام لانے کا متفقہ فیصلہ کرلیا تو دوسرے عربوں میں بھی اسلام تیزی کے ساتھ پھیلنے لگا، کیونکہ ان کی آنکھیں قریش پر لگی ہوئی تھیں، ان کے اسلام لانے سے ان کا دل بھی اس کی طرف شدت کے ساتھ مائل ہوا۔ اس چیز میں ان کے شرف تولیت کعبہ کے علاوہ عربوں کے اس اعتقاد کو بھی دخل تھا کہ مکہ معظمہ ناقابل تسخیر ہے۔ اصحاب الفیل کی تباہی اور رسوائی کا واقعہ ابھی ذہن میں تازہ تھا۔ اس لئے

بجا طور پر عرب سمجھتے تھے کہ کوئی اہل باطل کعبہ مکرمہ کو فتح کرکے، قریش کو اس کے منصب تولیت سے معزول نہیں کرسکتا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ فتح فرمایا تو کفر کو شکست ہوئی اور اہل عرب کے دلوں کے بت بھی ٹوٹ گئے، انہوں نے سمجھ لیا کہ یہ سچے نبی ورسول ہیں ان کا دین حق ہے۔ اگر ایسا نہ ہوتا تو مکہ فتح نہ ہوتا۔ قرآن کریم میں فتح مکہ کے ان روح پرور اور ہدایت افروز پاکیزہ اثرات کو اس طرح روشناس کرایا گیا ہے:

”اِذَا جَاءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ ○ وَرَاَیْتَ النَّاسَ یَدْخُلُوْنَ فِیْ دِیْنِ اللّٰهِ اَفْوَاجًا ○ فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّکَ وَاسْتَغْفِرْهُ اِنَّهٗ کَانَ تَوَّابًا ○ “

(النصر:۱تا۳)

ترجمہ: ”جب اللہ تعالیٰ کی نصرت آگئی اور فتح (فتح مکہ) حاصل ہوگئی اور آپ نے دیکھا کہ لوگ گروہ در گروہ اللہ تعالیٰ کے دین (اسلام) میں داخل ہورہے ہیں تو (اب) اپنے رب کی حمد اور ان سے استغفار کیجئے، بے شک وہ بڑے توبہ قبول کرنے والے ہیں۔“

گویا فتح مکہ تبلیغ دین اور پیام الٰہی پہنچانے کا تکمیلی مرحلہ اور آخری منزل تھی، جس پر پہنچ کر نبی اکرم، خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے دنیا میں تشریف لانے کا مقصد پورا ہوچکا تھا، اس لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ہدایت فرمائی گئی کہ عالم آخرت کی طرف واپسی کے لئے تیار ہوجائیں اور محبوب حقیقی کے قرب اور ان کی ملاقات کی سراپا مسرت اطلاع کا لطف وسرور اپنے شوق واشتیاق میں آمیز کریں کہ وقت وصال قریب ہے۔

اس سے فتح مکہ کی اہمیت کی ایک وجہ اور سامنے آئی، یعنی اس کے بعد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو لقائے الٰہی کی بشارت دے دی گئی، سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کا دنیا سے جانا اگرچہ امت کے لئے شدید ترین مصیبت ہے، مگر خود نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے بہت بڑی نعمت ہے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نظر میں لقاء الٰہی کے برابر کوئی چیز بھی مرغوب و محبوب نہ تھی اور وفات شریف کی اطلاع لقاء الٰہی کی بشارت تھی۔

اس موقع پر یہ بات قابل غور ہے کہ فتح مکہ کے بعد سورۂ نصر میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو لقاء الٰہی کی خوشخبری دے دی گئی۔ گویا ہدایت فرمائی گئی کہ وقت مراجعت قریب ہے اس لئے منصب نبوت سے تعلق رکھنے والے کاموں کا حسب ضرورت تکملہ فرمادیں اور امت کو مناسب وصیتیں کردیں۔ چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حسب ضرورت وصیتیں بھی فرمائیں اور مستقبل کے بہت سے واقعات وحوادث بھی بطور پیشگوئی بیان فرمائے مگر ایک مرتبہ بھی یہ نہیں فرمایا کہ میرے بعد بھی کوئی نبی مبعوث ہوگا۔ حالانکہ اگر اس کا امکان بھی ہوتا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اسے ضرور بیان فرماتے، کیونکہ یہ معاملہ تو بہت اہم تھا کیونکہ اس پر تو جنت وجہنم کا دارومدار ہے۔

مرزائی اگر اسی پر غور کریں تو حق ان پر واضح ہوجائے اور وہ گمراہی وکفر کی دلدل سے آسانی کے ساتھ باہر نکل آئیں، اگر خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے متعلق کچھ فرمایا ہوتا تو وہ یقیناً تواتر کے ساتھ منقول ہوتا اور پوری امت میں اس کا چرچا ہوتا۔ اس قسم کی کوئی اطلاع نہ دینا اس بات کی مستحکم اور قطعی دلیل ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی و رسول ہیں۔ آنحضور کے بعد کسی نبی کی بعثت نہیں ہوئی اور نہ قیامت تک ہوگی۔ ختم نبوت کے یہی معنی ہیں اور اس عقیدہ کا ایک جزو یہ بھی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت میں کوئی شریک بھی نہیں۔ یعنی آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک میں بھی آنحضور کے سوا کسی پر وحی نازل نہیں ہوئی نہ مستقل طور پر اور نہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بطور اشتراک۔ علیٰ ہذا خصائص نبوت مثل عصمت وغیرہ سوا آنحضور کے کسی میں نہیں پائے جاتے تھے اور نہ قیامت تک پائے جاسکتے ہیں۔

گفتگو ہورہی تھی، فتح مکہ کی اہمیت اور اس کے امتیازات کے بارے میں، اس مبارک فتح کا ایک امتیاز یہ بھی ہے کہ اس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا روئے انور دیکھنے والے اہل ایمان کے درمیان ایک خط امتیاز کھینچ کر قرب عنداللہ کے درجات کے لحاظ سے ان کی دو جماعتیں بنادیں اور ایک ایسے معیار فضیلت سے امت کو روشناس کرادیا جسے پیش نظر رکھ کر افضل ومفضول کے درمیان واضح امتیاز کیا جاسکتا

سو سال سے زائد بہترین خدمت
ESTD 1880
ABS
ABDULLAH
BROTHERS SONARA
عبداللہ برادرز سونارا
Formerly: H. Elyas Sonara
Shop: NP 2/73, Bhangnari Street, Sarafa Bazar,
Mithader, Karachi. Ph:32546455, Cell:0301-2352363

ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

''لَا یَسْتَوِیْ مِنْکُمْ مَّنْ اَنْفَقَ مِنْ قَبْلِ الْفَتْحِ وَقَاتَلَ اُولٰٓئِکَ اَعْظَمُ دَرَجَۃً مِّنَ الَّذِیْنَ اَنْفَقُوْا مِنْ بَعْدُ وَقَاتَلُوْا وَکُلًّا وَّعَدَ اللّٰہُ الْحُسْنٰی۔'' (الحدید:۱۰)

ترجمہ: ''تم میں سے جن لوگوں نے فتح مکہ سے قبل (اللہ کی راہ میں) جہاد کیا اور مال خرچ کیا (وہ) اور (وہ لوگ جنہوں نے بعد فتح مکہ جہاد کیا اور مال خرچ کیا) برابر نہیں ہیں۔ (جن لوگوں نے قبل فتح مکہ جہاد اور انفاق مال کیا) وہ ان لوگوں سے درجہ میں بلند و برتر ہیں، جنہوں نے اس کے بعد جہاد و انفاق مال کیا (یوں تو) اللہ تعالیٰ نے دونوں سے بھلائی کا وعدہ فرمایا ہے۔''

اس سے صراحتاً معلوم ہوگیا کہ جن حضرات صحابہ کرامؓ نے قبل فتح مکہ جان و مال سے دین حق کی خدمت اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نصرت کی ان کا درجہ امت میں سب سے بلند و برتر ہے، کوئی امتی صحابی یا غیر صحابی ان کے مرتبہ کو نہیں پہنچ سکتا اور نتیجہ صریح کی طرح اس حکم فضیلت کا دارومدار بھی سمجھ میں آ گیا یعنی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت و نصرت اور دین اسلام کی خدمت مدار فضیلت و قرب بارگاہ الٰہی ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اسی تعلق کی بنا پر ترقی باطنی ہوتی ہے اور تقرب عنداللہ حاصل ہوتا ہے۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم سے نسبی یا قرابتی تعلق کو اس میں ذرہ برابر بھی دخل نہیں مثلاً واقعات پر منطبق کیجئے تو یہی آیت بتاتی ہے کہ حضرت بلال حبشی رضی اللہ عنہ کا بارگاہ الٰہی میں جو درجہ قرب ہے اس کا عشر عشیر بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے قرابت و نسب کا تعلق رکھنے والے بکثرت لوگوں کو حاصل نہیں اور یہ وہ حضرات ہیں جنہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نصرت و معیت اور دین حق کی خدمت کی سعادت قبل فتح نہ حاصل ہوسکی، خواہ اس محرومی کا سبب یہ ہو کہ وہ قبل فتح مکہ شرف اسلام ہی سے محروم رہے ہوں یا پیدا ہی نہ ہوئے ہوں یا بوجہ صغرسنی اور کم عمری کسی نصرت و خدمت کی ان میں صلاحیت ہی نہ ہو، سبب محرومی کوئی بھی ہو، ان کا مرتبہ قبل فتح مکہ دین کی خدمت و نصرت کرنے والوں کے برابر نہیں ہوسکتا، بلکہ یقیناً وقطعاً ان سے فروتر اور بہت فروتر ہے۔

آیت مذکورہ اس بارے میں نص صریح ہے، جس کے عام الفاظ میں کسی استثنا کی کوئی گنجائش نہیں مذکور ہوچکا کہ ''فتح مکہ'' کو عام طور پر اہل عرب نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت کی علامت قرار دیا تھا اور اس وقت کے مخصوص حالات کے اعتبار سے ان کا خیال صحیح بھی تھا، لیکن اس فتح سے ایک اور دلیل نبوت سامنے آئی جو درحقیقت دلائل کا مجموعہ ہے اور جو مستقل اور باقی ہے یعنی اس زمانہ کی طرح آج بھی منصف مزاجوں کے سامنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت کی شہادت دے رہی ہے اور قیامت تک شہادت دیتی رہے گی اور اس کی وجہ سے بھی فتح مکہ کو ایک نوع کا امتیاز حاصل ہوا۔

سب کو معلوم ہے کہ قریش کے وہ لوگ جو فتح مکہ تک ایمان سے محروم تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور سب اہل ایمان کے سخت دشمن تھے۔ اختلاف دین کی عداوت کے علاوہ باہم کئی بار تلوار چل چکی تھی اور کافروں کا سینہ ہزیمتوں اور شکستوں سے داغدار تھا، یہ داغ بار بار جل اٹھتے تھے اور اپنے مقتولین کی یاد اس آگ کو بھڑکاتی تھی، جس سے آتش انتقام و عداوت تیز تر ہوجاتی تھی، دوسری طرف مسلمانوں کے دلوں میں بھی ان کافروں کے خلاف آتش غیظ و غضب بھڑک رہی تھی، غیظ و عداوت پیدا کرنے کے لئے دشمنوں کا کفر ہی کیا کم تھا۔

چہ جائیکہ اس میں اضافہ کا ایک اور سبب بھی موجود تھا یعنی بکثرت مسلمان ایسے تھے جنہوں نے ان دشمنوں کے ہاتھوں سخت مظالم برداشت کئے تھے، ان اسباب سے مسلمانوں کے دلوں میں بھی ان کے خلاف آتش غضب شعلہ زن تھی، انہیں حالات میں قرآن مبین پیش گوئی کرتا ہے:

''عَسَی اللّٰہُ اَنْ یَّجْعَلَ بَیْنَکُمْ وَبَیْنَ الَّذِیْنَ عَادَیْتُمْ مِّنْھُمْ مَّوَدَّۃً وَاللّٰہُ قَدِیْرٌ''

(الممتحنۃ:۷)

ترجمہ: ''قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ تمہارے (مسلمانوں کے) اور ان کے (کفار مکہ کے) درمیان جن سے تمہاری دشمنی ہے محبت پیدا فرمادیں اور اللہ تعالیٰ بڑے قدرت والے ہیں۔''

ABDULLAH SATTAR DINA
& SONS JEWELLERS
عبداللہ ستار ڈینا اینڈ سنز جیولرز
Gold, Silver, Sellers & Order Suppliers
Shop: 85, Kundan Street, Sarafa Bazar,
Mithader, Karachi. Ph: 32514972-32531133

اس وقت کے حالات کے پیش نظر یہ بات بظاہر نا قابل فہم تھی، لیکن قرآن مجید کی اطلاع غلط نہیں ہوسکتی، پیشینگوئی حرف بحرف پوری ہوئی، فتح مکہ میں قرآن مجید اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ معجزہ ظاہر ہوا کہ دشمن، دوست اور محب مخلص بن گئے۔ یہ بھی آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت کی ایک دلیل ہے اس کے ساتھ ایک اور روشن برہان اسی فتح سے سامنے آئی جس کی روشنی وتابانی آج بھی باقی ہے اور قیامت تک باقی رہے گی اور جس کا اقرار غیر مسلم بھی کرتے ہیں۔ منافقین اس کے منکر ہیں مگر ان کا انکار ایسا ہی ہے جیسا طلوع آفتاب سے کسی ''شپرہ چشم'' کا انکار۔

اس اعجاز کی عظمت وقوت کا احساس کرنے کے لئے یہ نفسی اصول پیش نظر رکھئے کہ دوست کا دشمن ہوجانا، مشکل نہیں بخلاف اس کے دشمن کا دوست بن جانا بہت مشکل ہے۔ اول الذکر کی مثالیں بکثرت ملتی ہیں، مگر ثانی الذکر کے نمونے بہت کمیاب ہیں پھر یہ بھی واقعہ ہے کہ مفتوح کو فاتح کے ساتھ عداوت بڑھ جاتی ہے، مگر ان سب اصول وعادات کے برخلاف فتح مکہ میں کیا ہوا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف شہر مکہ نہیں فتح فرمایا بلکہ قریش کے دل بھی فتح کرلئے، سب اہل مکہ مشرف باسلام ہوئے اور ان کے دلوں میں نور ایمان کی تابانی اس قدر بڑھی کہ کفر اور آثار کفر کی ہر ظلمت مٹ گئی۔ عداوت کی جگہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، صحابہ کرامؓ کی محبت کا دریا موجزن ہوگیا۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے محب جاں نثار، اپنے مسلمان بھائیوں کے دوست وغمخوار اور دین حق کے ناصر اور خدمت گزار بن گئے۔ یہ سب چند ساعتوں میں ہوگیا تو یہ معجزہ نہیں؟ یوں تو ہر صحابیؓ اپنی جگہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت ورسالت کی ایک مستقل دلیل ہے، لیکن فتح مکہ کے بعد اسلام لانے والے صحابہ کرامؓ ان دلیلوں میں سب سے نمایاں اور ممتاز دلیل وبرہان ہیں۔ جس شخص کی فطرت سلیم ہے، اس کھلی ہوئی حقیقت کو سہولت کے ساتھ سمجھ سکتا ہے کہ دشمنوں کا یکا یک محب صادق اور جاں نثار بن جانا، یقیناً اسی وجہ سے ہوا کہ انہیں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت ورسالت کا پورا پورا یقین قطعی ویقینی دلائل سے ہوگیا۔ ان حضرات کی تصدیق کا درجہ یقیناً ممتاز اور غیر مسلموں کے لئے بھی ذریعہ ہدایت ہے۔ بشرطیکہ وہ انصاف سے کام لیں۔ ☆☆

یہ شخص احمد نہیں غلام احمد ہے

شیخ الحدیث حضرت مولانا زبیر احمد صدیقی مدیر اعلیٰ ماہنامہ ''صدائے فاروقیہ'' شجاع آباد اپنے سفر ہندوستان ''آباء کے دیس میں'' میں رقم طراز ہیں:

جالندھر اور بیاس رکتے ہوئے ریل گاڑی لدھیانہ کے مشہور مقام پر پہنچی۔ احقر نے اپنے شیخ حضرت لدھیانوی دامت برکاتہم کو متوجہ کیا کہ ہم لدھیانہ ریلوے اسٹیشن پر موجود ہیں۔ اس پر رفقائے سفر میں لدھیانہ کا تذکرہ چل نکلا۔ ڈاکٹر شیر علی شاہ مدظلہ نے ارشاد فرمایا: ''یہاں کے ایک عالم مفتی محمد نعیم لدھیانوی تھے جو پاکستان ہجرت کرگئے تھے۔ ان کی مسجد میں تحریر تھا کہ: ''جوان وہ ہے جسے دیکھ کر ہیبت طاری ہو، وہ جوان نہیں جسے دیکھ کر جنسی جذبات میں اشتعال ہو۔'' امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ اکوڑہ خٹک خطاب کے لئے تشریف لائے، مرزا غلام احمد قادیانی کا رد فرمایا: ''یہ شخص احمد نہیں غلام احمد ہے۔ اس نے احمد کا لفظ چرایا ہے۔'' اس موقع پر مفتی محمد نعیم اسٹیج پر موجود تھے آپ نے فرمایا: یہ جو استدلال مرزا غلام احمد قادیانی کررہا ہے، اس کے تحت مفتی نعیم بھی خدانخواستہ دعویٰ نبوت کرسکتے ہیں۔ قرآن کریم میں ہے: ''ثم لتسئلن یومئذ عن النعیم'' اور یہ مفتی نعیم موجود بیٹھا ہے۔ یعنی یہ کہہ سکتے ہیں کہ تم سے کل قیامت کے دن نعیم سے متعلق سوال کیا جائے گا۔ حالانکہ یہاں نعیم کے معنی مفتی نعیم نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کی نعمتیں ہیں۔ ایسے ہی قرآن کریم میں موجود لفظ ''احمد'' سے غلام احمد نہیں بلکہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مراد ہیں۔ اس شہر کے علمائے کرام نے سب سے پہلے مرزا غلام احمد قادیانی کے خلاف کفر کا فتویٰ جاری کیا۔

(ماہنامہ صدائے فاروقیہ، بابت جون رجولائی ۲۰۱۴ء، ص:۴۱)

روزہ کے ضروری مسائل

حضرت مولانا مفتی عبدالرؤف سکھروی مدظلہ

گزشتہ سے پیوستہ

روزہ میں کوئی چیز چکھ کر تھوکنے کا حکم:

س: روزہ کی حالت میں کوئی چیز چکھ کر فوراً ہی تھوک دے تو کیا روزہ فاسد ہوجائے گا؟

ج: روزہ دار اگر روزہ کی حالت میں کوئی چیز چکھ کر تھوک دے تو روزہ نہیں ٹوٹتا مگر بلا ضرورت ایسا کرنا مکروہ ہے، ہاں اگر کسی کا شوہر بڑا بدمزاج ہو اور یہ ڈر ہو کہ اگر سالن میں نمک پانی درست نہ ہوا تو ناک میں دم کردے گا، تو اس کو نمک کو چکھ کر تھوک دینا درست ہے، یہ چکھنا مکروہ نہیں اور جو طباخ ہوٹلوں میں کھانا پکاتے ہیں یا گھروں میں یا آفیسروں کا کھانا پکانے پر مامور ہیں، ان کے چکھنے نہ چکھنے میں یہی تفصیل ہے جو اوپر گزری۔ (فتاویٰ ہندیہ)

روزہ میں بچہ کو منہ سے چبا کر دینے کا حکم:

س: روزہ کی حالت میں چھوٹے بچہ کو منہ سے کوئی چیز چبا کر دینے سے روزہ فاسد ہوتا ہے یا مکروہ؟

ج: روزہ میں اپنے منہ سے کوئی چیز چبا کر چھوٹے بچے کو کھلانا مکروہ ہے، البتہ اگر اس کی ضرورت پڑے اور مجبوری شدید نوعیت کی ہو تو مکروہ نہیں۔ (درمختار)

روزہ میں مریض کو اپنا خون دینے کا حکم:

س: روزہ کی حالت میں روزہ دار کو اپنا خون کسی مریض کو دینے کا کیا حکم ہے؟

ج: روزہ دار کو روزہ کی حالت میں کسی مریض کو اپنا خون دینا مکروہ ہے، لیکن اگر کسی نے دے دیا تو روزہ فاسد نہیں ہوگا اور یہ خون دینا فصد کرانے کے حکم میں ہے، جس کو فقہاء نے مکروہ لکھا ہے۔ (عالمگیری، احکام رمضان)

روزہ میں غیبت کا حکم:

س: کیا روزہ میں غیبت کرنے سے روزہ مکروہ ہوجاتا ہے؟

ج: غیبت یعنی کسی کے پیٹھ پیچھے اس کی برائی کرنا خود بھی حرام ہے اور روزہ اس سے سخت مکروہ ہوجاتا ہے؟ (احکام رمضان) اس لئے روزہ میں غیبت سے سخت احتیاط کی جائے۔

روزہ میں لڑنے جھگڑنے کا حکم:

س: روزہ میں لڑنے جھگڑنے اور گالی گلوچ کرنے سے کیا روزہ فاسد ہوجاتا ہے؟

ج: روزہ کی حالت میں لڑنے جھگڑنے اور گالی گلوچ دینے سے خواہ گالی انسان کو دے یا کسی بے جان چیز کو روزہ مکروہ ہوجاتا ہے، روزہ میں ان سب امور سے بچنا چاہئے۔ (احکام رمضان)

ان صورت میں روزہ ٹوٹ جاتا ہے اور صرف قضا واجب ہوتی ہے

روزہ میں داڑھ نکلوائی اور خون حلق میں چلا گیا:

س: کسی شخص نے مجبوری میں روزہ کی حالت میں اپنی داڑھ نکلوائی اور قدرے خون پیٹ میں چلا گیا تو کیا روزہ فاسد ہوگیا؟

ج: ایسی صورت میں روزہ فاسد ہوجائے گا اور صرف قضا واجب ہوگی۔ (شامی)

پائیریا کی وجہ سے حلق میں مسوڑھوں کا خون چلے جانے کا حکم:

س: روزہ دار کے دانتوں میں پائیریا کا مرض ہو جس کی بنا پر اگر دانتوں کا خون یا پیپ حلق کے اندر چلا جائے تو کیا روزہ قائم رہے گا یا نہیں؟

ج: اگر خون یا پیپ نکل کر پیٹ میں چلا جائے تو بلاشبہ روزہ فاسد ہوجائے گا اور روزہ کی صرف قضا واجب ہوگی بشرطیکہ وہ خون پیپ لعاب دہن سے زیادہ یا اس کے برابر ہو اور اگر نکلنے والا خون پیپ مغلوب ہے لعاب دہن غالب ہے جس کی علامت یہ ہے کہ تھوک میں سرخی نہ ہو اور لعاب میں خون کا ذائقہ محسوس نہ ہو تو روزہ فاسد نہیں ہوگا۔ (شامی)

روزہ میں ناک اور کان میں دوا ڈالنے کا حکم:

س: روزہ کی حالت میں کان اور ناک میں کوئی دوا تیل یا ناس لینے یا کوئی سفوف ڈالنے کا کیا حکم ہے؟

ج: روزہ میں ناک اور کان میں تر دوا اور تیل ڈالنے سے روزہ فاسد ہوجائے گا، ناس اور خشک سفوف کا اگر جوف دماغ میں پہنچنا یقینی ہو تو روزہ فاسد ہوجائے گا، ورنہ فاسد نہ ہوگا (ہدایہ) اور روزہ فاسد ہونے کی صورت میں صرف قضا واجب ہوگی نہ کہ کفارہ۔ (کذا فی امداد الفتاوی ص:۱۰۳، ج:۲)

روزہ میں اپنے ہاتھ سے منی نکالنے کا حکم:

س: اگر کوئی شخص روزہ میں ہاتھ سے منی زائل کردے تو روزہ فاسد ہوتا ہے یا نہیں؟

ج: ہاتھ سے منی نکالنا گناہ کبیرہ ہے ایسا کرنے والے پر لعنت بھیجی گئی ہے اور اس سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے اور صرف قضا لازم آتی ہے۔(درمختار)

روزہ میں بیوی کا بوسہ لینے سے انزال کا حکم:

س: ایک شخص نے روزہ کی حالت میں رمضان کے اندر اپنی بیوی سے بوس وکنار کیا جس سے انزال ہوگیا اس صورت میں اس پر قضا واجب ہے یا کفارہ بھی؟

ج: اس صورت میں صرف قضا واجب ہے، کفارہ واجب نہیں ہے۔(درمختار)

روزہ میں نزلہ کی دوا سونگھنے کا حکم:

س: اٹلوس ایک دوا ہے کہ نوشادر اور چونا ملا کر اور شیشی بھر کر ناک سے لگا کر سونگھا جاتا ہے اس کی تیزی دماغ تک پہنچتی ہے اس کے سونگھنے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے یا نہیں؟ اور نزلہ میں سونگھنے کی مشہور دوا (Vicks Inheler) وکس انہیلر کا کیا حکم ہے؟

ج: ان دونوں دواؤں کے سونگھنے سے روزہ ٹوٹ جائے گا اور صرف قضا لازم ہوگی۔ (فتاوی دارالعلوم دیوبند مطبوعہ جدید، ص:۴۱۹، ج:۶ بتصرف)

روزہ میں کنکری نگل جانے کا حکم:

س: روزہ دار روزہ میں اگر کنکری یا لکڑی کا ٹکڑا نگل لے تو کیا روزہ فاسد ہوجائے گا؟

ج: روزہ دار روزہ کی حالت میں کوئی بھی ایسی چیز نگل جائے جسے عادتاً کھایا نہیں جاتا، جیسے مذکورہ اشیاء تو ان کے نگلنے سے صرف قضا واجب ہوگی۔ (درمختار)

روزہ میں احتلام ہونے کے بعد افطار کر لینے کا حکم:

س: ایک شخص کو روزہ میں احتلام ہوگیا پھر بغیر دریافت کئے خود ہی اس نے یہ سمجھ کر کہ احتلام سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے، روزہ افطار کرلیا اس صورت میں کفارہ آتا ہے یا نہیں؟

ج: احتلام سے اگرچہ روزہ نہیں جاتا، لیکن اگر کسی نے غلطی سے یہ سمجھ کر کہ روزہ جاتا رہا روزہ افطار کرلیا تو کفارہ واجب نہیں صرف قضا لازم ہے۔ (شامی)

مجبوری میں افطار کر لینے کا شرعی حکم:

س: زید نے بخار کی حالت میں دو دن تک روزہ رکھا، تیسرے روز بھی بخار میں روزہ رکھا مگر شدت بخار سے اسے تیسرا روزہ افطار کرنا پڑا، کیا شرعاً زید پر کفارہ واجب ہے یا قضا؟

ج: زید پر تیسرے روزے کی صرف قضا لازم ہے کفارہ لازم نہیں ہے۔ (درمختار)

مریض کا روزہ کی نیت کے باوجود روزہ افطار کر دینے کا حکم:

س: ایک شخص رمضان شریف میں بیمار تھا کسی دن روزہ رکھتا اور کسی دن افطار کرلیتا، اتفاقاً ایک دن، روزہ کی نیت کی، پھر صبح کی نماز کے بعد روزہ افطار کرلیا تو اس صورت میں اس پر قضا واجب ہے یا کفارہ؟

ج: اس صورت میں اس روزہ کی قضا واجب ہوگی کفارہ واجب نہیں ہوگا۔ (شامی و فتاوی دارالعلوم دیوبند ۴۲۵، ج:۴)

روزہ دار کا سحری صبح صادق کے بعد کھانے کا حکم:

س: زید سحری کے وقت اٹھا، سحری کھانے کے لئے اس کی گھڑی میں وقت سحری کا باقی تھا، اس نے سحری کھائی، جب مسجد میں گیا تو معلوم ہوا کہ سحری کا وقت کھانا کھانے سے پہلے ختم ہوچکا ہے اور زید کی گھڑی بند تھی، جس کی وجہ سے مغالطہ ہوا تو کیا حکم ہے؟

ج: اس صورت میں روزہ کی قضا واجب ہے۔(احکام رمضان)

روزہ دار غلطی سے یہ سمجھ کر کہ آفتاب غروب ہوگیا، افطار کرلے:

س: زید نے یہ سمجھا کہ آفتاب غروب ہوگیا ہے، روزہ افطار کرلیا پھر بعد میں تحقیق سے معلوم ہوا کہ ابھی چند منٹ باقی تھے، آیا کفارہ واجب ہے یا نہیں؟

ج: صرف قضا واجب ہوگی، کفارہ واجب نہ ہوگا۔(احکام رمضان)

روزہ میں گھوڑا دوڑانے سے انزال ہوجانے کا حکم:

س: زید روزہ کی حالت میں گھوڑے پر سوار ہوا اور اس کو دوڑا رہا تھا کہ شرمگاہ کو حرکت ہوئی اور کود کر منی خارج ہوئی، اس میں شرعی حکم کیا ہے؟

ج: زید پر نہ قضا ہے نہ کفارہ بلکہ اس کا روزہ صحیح اور باقی ہے، البتہ احتیاط اس میں ہے کہ روزہ کی قضا کرلے۔(امداد الفتاوی، ص:۱۰۳، ج:۱)

روزہ میں خطا سے حلق میں پانی چلے جانے کا حکم:

س: اگر روزہ دار کو روزہ یاد ہے مگر وضو کرتے ہوئے یا دریا میں نہاتے ہوئے اچانک بلا اختیار کچھ پانی حلق میں چلا گیا تو اس پر کفارہ ہے یا صرف قضا؟

ج: چونکہ مذکورہ روزہ دار مخطی ہے، لہٰذا اس پر صرف روزہ کی قضا واجب ہے نہ کہ کفارہ؟(ہدایہ)

۲۹/تاریخ کو غروب سے پہلے چاند نظر آنے پر افطار کر لینے کا حکم:

س: حضور والا! ۲۹/ رمضان المبارک کو ہمارے یہاں چاند عصر کی نماز کے بعد بالکل صاف دکھلائی دیا، جس پر مقامی عالم نے بڑے وثوق سے

فتویٰ دیا کہ سب لوگ روزہ افطار کرلیں، کیونکہ حدیث میں: "صوموا لرؤیۃ وافطروا لرؤیۃ" آیا ہے اور میرا یہ مسئلہ بالکل پکا ہے۔ چنانچہ لوگوں نے ان کے کہنے پر افطار کرلیا، آیا اب روزہ کی قضا واجب ہے یا کفارہ بھی؟

ج: مغرب سے پہلے جو چاند نظر آیا وہ آئندہ شب کا تھا، اس کو دیکھ کر روزہ کھولنا جائز نہیں تھا، شام تک روزہ سے رہنا واجب تھا اور حدیث شریف میں جو کچھ فرمایا گیا ہے اس میں روزہ رکھنے اور افطار کرنے کا حکم اس چاند کے متعلق ہے جو سورج غروب ہونے کے بعد نظر آئے، نہ کہ اس چاند کے متعلق جو غروب آفتاب سے پہلے نظر آجائے، لہٰذا جن لوگوں نے اس چاند کو دیکھ کر اور عالم صاحب کے کہنے پر روزہ افطار کرلیا، ان پر اس روزہ کی صرف قضا واجب ہے اور استغفار بھی لازم ہے، تاہم کفارہ ان پر واجب نہیں، البتہ ان عالم صاحب پر اس روزہ کی قضا اور کفارہ دونوں واجب ہیں۔ (امداد المفتین ص:۳۸۰، ج:۲)

ان صورت میں روزہ ٹوٹ جاتا ہے اور قضا و کفارہ دونوں لازم ہوتے ہیں

قصداً روزہ توڑنے سے قضا و کفارہ دونوں لازم ہوتے ہیں:

س: یہ جو عام طور پر سنا جاتا ہے کہ رمضان شریف میں بلا عذر شرعی قصداً روزہ توڑنے سے قضا اور کفارہ واجب ہوتا ہے، آیا قضا و کفارہ کے مجموعہ اکسٹھ روزے رکھے یا کفارہ و قضا کے ایک ساتھ صرف ساٹھ روزے رکھنے سے دونوں ادا ہو جائیں گے؟

ج: رمضان المبارک کا روزہ بلا عذر شرعی قصداً توڑنے سے کفارہ اور قضا دونوں لازم ہوتے ہیں، یعنی ایک روزہ قضا کا اور ساٹھ روزے کفارہ کے واجب ہیں۔ (کذا فی الدر المختار)

روزہ میں کسی بزرگ کا تبرکاً تھوک چاٹنے کا حکم:

س: اگر کوئی شخص روزہ میں کسی بزرگ کا تھوک تبرکاً چاٹ لے تو روزہ ٹوٹ جائے گا یا نہیں اور اس پر قضا لازم ہوگی یا نہیں؟

ج: روزہ ٹوٹ جائے گا اور اس پر قضا و کفارہ دونوں لازم ہوں گے۔ (شامی)

مسئلہ نہ جاننے کی وجہ سے بیوی سے جماع کرلینے کا حکم:

س: جو شخص رمضان المبارک میں روزے سے ہو اور اس کو یہ معلوم نہیں کہ اپنی بیوی سے صحبت کرنے سے کفارہ لازم آتا ہے اس نے صحبت کرلی تو کفارہ لازم ہوگا یا نہیں؟

ج: اس صورت میں بلاشبہ قضا و کفارہ دونوں لازم ہیں، مسئلہ میں ناواقفیت کوئی عذر نہیں بلکہ روزہ کے مسائل سیکھنا فرض تھے نہ سیکھنے سے مزید گناہ ہوا جس سے توبہ کی جائے۔ (شامی)

روزہ میں کچا گوشت اور چاول کھانے کا حکم:

س: ایک شخص نے عمداً روزہ کی حالت میں کچا گوشت یا چاول کھائے اس پر قضا ہے یا کفارہ؟

ج: عمداً کچا گوشت یا چاول کھانے سے قضا و کفارہ لازم ہے۔ (فتاویٰ دارالعلوم دیوبند ۴۴۱ ج:۱)

روزہ میں عمداً سگریٹ نوشی کا حکم:

س: کسی شخص کا عمداً روزہ کی حالت میں سگار، حقہ، بیڑی اور سگریٹ نوشی دیدہ و دانستہ کرنا مفسد صوم اور موجب کفارہ ہے یا نہیں؟

ج: روزہ میں جان بوجھ کر حقہ، سگریٹ، سگار اور بیڑی وغیرہ پینے سے روزہ فاسد ہو جائے گا اور قضا و کفارہ دونوں واجب ہوں گے۔ (شامی وامداد الفتاوی ص:۱۰۲، ج:۲)

روزہ میں منہ کے اندر نسوار رکھنے کا حکم:

س: مروجہ طریقہ پر نسوار استعمال کرنے سے روزہ فاسد ہو جاتا ہے یا نہیں؟ بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ صرف منہ میں رکھی جائے اور منہ میں رکھنا مکروہ ہونا چاہئے؟

ج: اگر کسی نے تھوڑی سی نسوار روزہ کی حالت میں منہ کے اندر رکھ کر فوراً نکال دی اور اس کا پورا یقین ہے کہ نسوار کا کوئی جزو حلق میں نہیں گیا تو روزہ فاسد نہیں ہوگا، اگرچہ بالاتفاق مکروہ ہے، مگر عادتاً چونکہ ایسا ہونا متعذر ہے کہ نسوار کا کوئی جزو حلق میں نہ جائے خصوصاً جب کہ استعمال کرنے والے کافی دیر تک منہ میں رکھے رہتے ہیں اور ذرا دیر رکھنے سے مقصد بھی حاصل نہیں ہوتا اور اس کے رہنے سے لعاب بھی زیادہ پیدا ہوتا ہے، لہٰذا مروجہ طور پر نسوار استعمال کرنا مفسد صوم ہی قرار دیا گیا ہے اور اس سے قضا و کفارہ دونوں واجب ہوں گے۔ (عالمگیری و شامی)

☆☆..........☆☆

عبدالخالق گل محمد اینڈ سنز
گولڈ اینڈ سلور مرچنٹس اینڈ آرڈر سپلائرز
دکان نمبر N-91 صرافہ بازار میٹھادر کراچی
فون: 32545573

تراویح کے چند مسائل

مولانا مفتی عبدالسلام چاٹگامی مدظلہ

☆......تراویح کی بیس رکعتیں سنت موکدہ ہیں' اس پر صحابہ کرام کا اجماع ہے' پڑھنا چاہئے نہ پڑھنے والا قابل ملامت اور تارک سنت ہے۔

☆......تراویح کا وقت عشاء کے بعد ہے اگر عشاء سے قبل تراویح پڑھ لی جائے گی تو صحیح نہ ہوگی۔

☆...... وتر سے قبل اور بعد دونوں طرح تراویح پڑھی جاسکتی ہے۔

☆......اگر رمضان میں چاند کی اطلاع دیر سے ملی' عشاء اور وتر کی نماز ہوگئی تو تراویح کی نماز ساقط نہ ہوگی۔ تراویح پڑھی جائے گی۔

☆......تراویح میں ہر چار رکعت کے بعد بیٹھنے کی حالت میں تسبیح وتہلیل' درود کوئی پڑھے جائز ہے اور سکوت بھی جائز ہے' کسی ایک چیز کا التزام صحیح نہیں۔

☆......تراویح کی جماعت سنت علی الکفایہ ہے۔ گھر میں اکیلی عورتیں جماعت کرسکتی ہیں' نماز ہوجائے گی البتہ فقہا نے مکروہ لکھا ہے' اس لئے مناسب نہیں' تنہا پڑھنا مسنون ہے۔

☆......مستحب یہ ہے کہ تراویح ایک ہی قاری کی اقتداء میں پڑھی جائے' اگر دو قاری سنا۔ تے ہوں تو ہر قاری اپنی نماز کسی ترویحہ پر ختم کرے اگر پہلے قاری نے ترویحہ کے درمیان میں چھوڑ دیا اور دوسرے قاری نے ترویحہ سے شروع کیا تو یہ خلاف سنت ہے۔

☆......نابالغ حافظ جس کی عمر ابھی پندرہ سال کو نہ پہنچی ہو اس کی امامت صحیح نہیں۔

☆......جس کو جماعت نہ ملی ہو یا اس نے گھر میں نماز فرض پڑھ لی ہو وہ تراویح کی جماعت میں شریک ہوسکتا ہے۔

☆......اگر بعض یا پوری تراویح جماعت کے ساتھ پڑھی گئی تو وتر جماعت کے ساتھ پڑھ سکتے ہیں' خواہ عشاء کی نماز جماعت کے ساتھ پڑھی گئی ہو یا نہیں۔

☆......اگر ختم قرآن میں قاری سے ایک دو آیت چھوٹ گئی تو یاد آنے پر فوت شدہ آیات کا اعادہ کرے اور ان آیات کا اعادہ کرے جو فوت شدہ آیات کے بعد پڑھی گئیں تاکہ ترتیب باقی رہے۔

☆......تراویح کی رکعتوں میں اگر اختلاف ہوجائے تو امام اپنی رائے پر عمل کرے' اگر امام کو بھی شک ہو تو جن کی رائے صواب معلوم ہو اسی پر عمل کرے۔

☆......تراویح کا کوئی شفع کسی وجہ سے فاسد ہوگیا تو اس میں پڑھی جانے والی آیات کا دوبارہ اعادہ کرنا چاہئے اور شفع فاسد کا بھی کرے۔

☆......تراویح میں بھول کر دو رکعت کے بعد قعدہ نہیں کیا اور تیسری رکعت پڑھ کر سلام پھیرا تو پوری نماز فاسد ہوگئی اس شفع اور اس میں پڑھی جانے والی آیات کا اعادہ کریں۔

☆......تراویح میں دو رکعت کے بعد قعدہ نہیں کیا' تیسری اور چوتھی رکعت پڑھ کر قعدہ کیا' سجدہ سہو کرکے سلام پھیرا تو صرف دو رکعت نماز ہوگی چار رکعتیں نہ ہوں گی اور دو رکعت بھی دوسری شفع کی ہوں گی' پہلے شفع کا اعادہ ضروری ہے۔

☆......اگر تراویح میں دوسری رکعت پر قعدہ کرکے سہواً کھڑا ہوگیا تو جب تک تیسری رکعت کے لئے سجدہ نہیں کیا بیٹھ جانا چاہئے اگر تیسری رکعت کے لئے سجدہ کرلیا تو چوتھی رکعت ملا کر سجدہ کرلے پھر دونوں شفع صحیح ہوجائیں گے اور اگر تیسری رکعت میں سجدہ سہو کرکے سلام پھیر دیا تو صرف دو رکعت ہوں گی' تیسری رکعت لغو ہوجائے گی۔

☆......نابالغ لڑکا حافظ قرآن' تراویح میں لقمہ دے سکتا ہے۔

☆...... داڑھی منڈانا اور قبضہ سے کم کرنا ناجائز ہے اور جو لوگ داڑھی منڈواتے ہیں یا قبضہ سے کم کرتے ہیں' ان کو امام بنانا درست نہیں' ان کی اقتداء میں نماز مکروہ تحریمی ہے۔

☆......آج کل بعض مساجد میں یہ دیکھا گیا کہ مقتدیوں میں سے کچھ لوگ نماز تراویح میں جاتے ہیں تو یہ لوگ جلدی جلدی اٹھ کر نماز میں شامل ہوجاتے ہیں' بلاعذر ایسا کرنا مکروہ ہے' کسل اور سستی کو دعوت دینا اور منافقین کے ساتھ مشابہت ہے جو کہ بہت بری بات ہے۔

☆......اسی طرح تراویح کے دوران اگر نیند کا غلبہ ہو تو اس حالت میں نماز نہیں پڑھنا چاہئے بلکہ نیند کے بعد اطمینان کے ساتھ نماز ادا کرنا چاہئے' کیونکہ غفلت اور بے احتیاطی کے ساتھ نماز پڑھنا مکروہ ہے۔

☆......رمضان المبارک میں ایک مسجد میں بیک وقت تراویح کی متعدد جماعتیں جائز ہیں' البتہ بہتر یہ ہے کہ ایک ہی جماعت قائم کی جائے۔

☆...... معاوضہ لے کر قرآن کریم پڑھنا ناجائز وحرام ہے ثواب نہیں ملے گا' خواہ معاوضہ متعین ہو یا غیر متعین' مشروط ہو یا غیر مشروط۔

☆......بعض خواتین نماز تراویح کا اہتمام نہیں کرتیں حالانکہ نماز تراویح مرد وعورت دونوں کے لئے سنت موکدہ ہے۔

☆......مروجہ شبینہ جس میں ریا وسمع کے علاوہ نفل کی جماعت' سامعین کی غفلت وسستی' قارئین کا معاوضہ لینا' لوگوں سے شبینہ کے سلسلہ میں چندہ وصول کرنا وغیرہ قباحتیں ہیں اس لئے ناجائز ہے۔

☆......جو لوگ ہر رمضان میں داڑھی رکھتے ہیں اور رمضان کے بعد کترا یا منڈا دیتے ہیں' ان کی اقتداء میں نماز پڑھنا مکروہ ہے۔☆☆

ایک ہفتہ

حضرت شیخ الہندؒ کے دیس میں!

قسط:۱۵

مولانا اللہ وسایا مدظلہ

حضرت شاہ عبدالغنیؒ کے مختصر حالات:

حضرت شاہ ولی اللہ ؒ کے سب سے چھوٹے صاحبزادے مولانا شاہ عبدالغنی ؒ ۱۱۷۰ھ یا ۱۱۷۱ھ میں پیدا ہوئے۔ والدگرامی شاہ ولی اللہ کے وصال کے وقت آپ پانچ یا چھ سال کے تھے۔ آپ کی تربیت حضرت شاہ عبدالعزیز ؒ اور حضرت شاہ رفیع الدین ؒ نے فرمائی۔ انہیں سے آپ نے علوم حاصل کئے۔ آپ کی وفات ۱۲۲۷ھ مطابق ۱۸۱۲ء ہے۔ آپ کے مزار مقدس پر حاضری کی سعادت سے قبرستان مہندیاں میں سرفرازی ہوئی۔ حضرت شاہ عبدالغنی صاحبؒ کے صاحبزادے مولانا سید شاہ اسماعیل شہیدؒ مدفون بالاکوٹ نے بڑا نام ومقام پایا۔ سید اسماعیل شہیدؒ کے صاحبزادے شیخ موسیٰ بھی شاہ عبدالغنی ؒ اپنے دادا حضور کے پہلو میں آرام فرماہیں۔ شاہ مخصوص اللہ بن شاہ رفیع الدین ؒ، کہاں کہاں سعادت مندی لے گئی۔

مجاہد ملت حضرت مولانا حفظ الرحمن سیوہارویؒ کے مختصر حالات

آپ کو حضرت شاہ ولی اللہؒ کے خاندان کے مزارات پر جانے کے لئے مسجد کے صحن سے جنوب کی طرف منہ کرنا ہوگا۔ آپ مسجد میں جنوب کی طرف رخ کریں تو شاہ ولی اللہ کے خاندان کی قبور مبارکہ والے ہال میں داخل ہونے سے قبل باہر بائیں ہاتھ پر بہت ساری قبریں نظر آئیں گی۔ ان میں ایک مجاہد ملت حضرت مولانا حفظ الرحمن سیوہارویؒ کی ہے۔ جو شاہ عبدالرحیم دہلوی ؒ کے سر کی جانب تقریباً برابر ہے۔ شاہ عبدالرحیمؒ چھت والے احاطہ میں مدفون ہیں اور مولانا حفظ الرحمنؒ آسمان کے نیچے کھلے ماحول میں مسجد کے صحن سے متصل، مسجد میں جب صفیں بنیں تو قبر مبارک سے نمازی متصل ہوجاتے ہیں۔

مولانا حفظ الرحمن ؒ ۱۳۱۸ھ مطابق ۱۹۰۱ء میں سیوہارہ ضلع بجنور میں مولانا شمس الدین صدیقی ؒ کے گھر میں پیدا ہوئے۔ آپ کا گھرانہ زمیندار، تعلیم یافتہ گھرانہ تھا۔ آپ کے والد قصبہ کے معزز، متدین گھرانہ سے تعلق رکھتے تھے۔ بھوپال وبیکانیر میں اسسٹنٹ انجینئر کے عہدہ پر رہے۔ مولانا حفظ الرحمن کے دو بھائی، بہنوئی اور بھتیجے علی گڑھ یونیورسٹی کے تعلیم یافتہ تھے۔ لیکن مولانا کے حصہ میں یہ سعادت آئی کہ آپ دینی مدارس میں پڑھے اور علی گڑھ یونیورسٹی اور جامعہ ملیہ ایسے کئی قومی اداروں کی منتظمہ کے رکن یا سرپرست رہے۔

آپ نے سیوہارہ کے مدرسہ فیض عام سے اپنی تعلیمی زندگی کا آغاز کیا۔ مدرسہ شاہی مرادآباد میں بھی پڑھتے رہے۔ پھر دارالعلوم دیوبند میں حضرت مولانا سید محمد انور شاہ کشمیری ؒ، علامہ شبیر احمد عثمانی ؒ، مفتی عزیز الرحمن ؒ اور حضرت میاں اصغر حسین ؒ ایسے اساتذہ سے دورہ حدیث کی تعلیم حاصل کی۔ مولانا سعید احمد اکبرآبادی ؒ، مفتی عتیق الرحمن ؒ، مولانا بدر عالم میرٹھی ؒ ایسے حضرات آپ کے ہمدرس تھے۔ دوران تعلیم جب آپ بخاری شریف کا سماع کر رہے تھے، دارالعلوم دیوبند میں اپنے استاذ مولانا سید محمد انور شاہ صاحب کشمیری ؒ کے مشورہ سے معین المدرس مقرر ہوگئے۔

مولانا حفظ الرحمن اور خدمت خلق:

آپ ابھی سیوہارہ میں تھے کہ یہاں سے پانچ میل دور کانٹھ کے مقام پر ایکسپریس ٹرین کو حادثہ پیش آیا۔ بیسیوں ہلاک اور سینکڑوں زخمی ہوئے۔ مولانا حفظ الرحمن نے زخمیوں کو نکالنے کے لئے جلتی آگ میں کودنے سے بھی دریغ نہ کیا۔ خود جھلس گئے لیکن کئی افراد کو بچالیا۔ چوبیس گھنٹے کچھ کھائے پیئے بغیر مسلسل آخری زخمی کے نکالے جانے تک مصروف عمل رہے۔ اس طرح ایک جذامی قصبہ میں فوت ہوگیا۔ کوئی اس کے جنازہ کے قریب نہ جاتا تھا۔ آپ نے اسے غسل دیا۔ جنازہ وتدفین کا اہتمام کیا۔ اس سے اندازہ کیا جاسکتا ہے کہ مولانا سیوہارویؒ کس دل گردہ کے انسان تھے؟ جنہیں حق تعالیٰ نے اپنی مخلوق کی خدمت کے لئے میدان میں اتارا تھا۔

سیاسی سرگرمیوں کا آغاز:

۱۹۱۹ء ہندوستان کی تاریخ میں ایک نیا موڑ

ہے۔اسی سال کانگریس نے ستیہ گری کی تحریک کا آغاز کیا۔اسی سال جلیانوالہ باغ امرتسر کا قیامت خیز حادثہ رونما ہوا۔اسی سال امرتسر میں ہی جمعیت علماء ہند کا قیام عمل میں آیا۔اسی سال ہی مولانا...نے میدان سیاست میں قدم رکھا۔۱۹۲۲ء میں آپ گرفتار ہوئے۔رہا ہوتے ہی دارالعلوم میں داخلہ لیا تعلیم کی تکمیل کی۔حضرت الاستاذ مولانا انور شاہ ؒ نے آپ کو مدراس بھجوا دیا۔ سال بھر وہاں تدریس وتبلیغ میں منہمک رہے۔آپ نے اس دور میں ”حفظ الرحمن لمذہب النعمان“ اور ”مالابار میں اسلام“ دو رسائل تصنیف کئے۔

۱۹۲۴ء میں حج کیا۔اسی زمانہ میں حضرت انور شاہ کشمیری صاحب ؒ، مولانا شبیر احمد عثمانی ؒ، مولانا بدر عالم ؒ، مولانا مفتی عتیق الرحمن ؒ، ایسے حضرات دارالعلوم دیوبند سے جامعہ اسلامیہ ڈابھیل تشریف لے گئے تو مولانا حفظ الرحمن ؒ بھی اس قافلہ میں ہمراہ تھے۔ڈابھیل کے گردونواح میں آپ کی خطابت نے وہ جوہر دکھائے کہ دنیا عش عش کر اٹھی۔ آپ قومی تحریکوں میں حصہ لینے لگے۔گاندھی وپٹیل ایسے قومی رہنما آپ کی صلاحیتوں کے اعتراف میں سینہ پر ہاتھ رکھ کر جھک کر آپ کو سلام کیا کرتے۔

۱۹۳۳ء میں انجمن تبلیغ الاسلام کی دعوت پر کلکتہ گئے۔ آپ نے مختلف مساجد میں درس قرآن جاری کیا۔مولانا ابوالکلام آزاد ؒ کی مجلسوں میں شریک کار کے طور پر کام کیا۔اس موقع پر ندوۃ المصنفین کا ادارہ قائم کیا۔اس ادارہ کے قیام میں مولانا مفتی عتیق الرحمن ؒ، مولانا بدر عالم ؒ، مولانا سعید احمد اکبر آبادی ؒ اور مولانا حفظ الرحمن ؒ شریک عمل تھے۔یہ ادارہ بجائے خود ایک کارنامہ ہے۔مولانا حفظ الرحمن ؒ کی مشہور زمانہ کتاب ”قصص القرآن“ چار جلد ”اخلاق اور فلسفہ اخلاق“ اور ”اسلام کا اقتصادی نظام“ اسی ادارہ کے تحت میں اولاً شائع ہوئیں۔مولانا بدر عالم میرٹھی ؒ مشہور عالم حدیث شریف کا مجموعہ ”ترجمان السنہ سہ جلد“ بھی یہاں سے شائع ہوئی۔۱۹۱۹ء تا ۱۹۲۱ء میں جو تحریکیں شروع ہوئیں، ترک موالات تحریک عدم تعاون تحریک خلافت ان میں مولانا حفظ الرحمن کا قائدانہ کردار انہیں صف اول کے رہنماؤں میں کھڑا دکھائی دیتا ہے۔

۱۹۲۹ء میں جمعیت علماء ہند کا امروہہ میں سالانہ اجلاس منعقد ہوا۔مولانا حفظ الرحمن ؒ نے تحریک آزادی میں شرکت اور کانگریس سے تعاون کی تحریک پیش کی۔مولانا سید سلیمان ندوی ؒ، مولانا حسین احمد مدنی ؒ، مولانا سید انور شاہ کشمیری ؒ، مفتی کفایت اللہ ؒ، مولانا حبیب الرحمن ؒ مہتمم دارالعلوم، مولانا ابوالکلام آزاد ؒ، مولانا محمد سجاد ؒ، مولانا شبیر احمد عثمانی ؒ، سحبان الہند مولانا احمد سعید دہلوی ؒ ایسے حضرات کی موجودگی میں یہ تحریک منظور ہوئی۔سید عطاء اللہ شاہ بخاری ؒ نے اس کی تائید میں شعلہ جوالہ گفتگو فرمائی۔اس کے فقہی حصہ پر حضرت مدنی ؒ اور سید انور شاہ ؒ کے علم نے بارش برسائی اور بہت ہی مقبول ماحول میں تمام شرکاء نے تجویز کو منظور کیا جو مولانا سیوہاروی کے پختہ اور بلندی ذہن کی واضح دلیل ہے۔جمعیت علماء ہند نے تحریک آزادی کے الاؤ کو تیز کرنے کے لئے مسلمانوں کی گرفتاری پیش کرانے کی غرض سے ادارہ حربیہ قائم کیا۔اس کے پہلے ڈکٹیٹر مفتی کفایت اللہ ؒ، دوسرے حضرت مدنی ؒ، تیسرے مولانا سحبان الہند ؒ مقرر ہوئے۔مولانا حفظ الرحمن ؒ اس ادارہ حربیہ کے کمانڈر تھے۔

کانگریس خلاف قانون تھی۔لیکن اس نے طے کیا کہ چاندنی چوک دہلی گھنٹہ گھر میں جلسہ عام کرنا ہے۔مولانا حفظ الرحمن ؒ آل انڈیا کانگریس کی ورکنگ کمیٹی کے رکن رکین تھے۔آپ ہمیشہ کھدر کا لباس زیب تن کرتے تھے۔اس دن سیوہارہ سے نکلے تو لٹھے کا پاجامہ، ولایتی کپڑے کی شیروانی، جے پوری صافہ جے پوری انداز میں باندھ کر ہاتھ میں بیش قیمت لاٹھی اٹھائے دہلی میں نوابوں کی طرح وارد ہوئے۔پولیس پہچان نہ پائی کہ کھدر پوش مولوی آج نوابی شان سے ہمیں جُل دے رہا ہے۔آپ اجلاس میں شریک ہوئے۔

۱۹۴۲ء میں انگریز کے خلاف ”انڈیا سے نکل جاؤ“ تحریک کا آغاز ہوا۔اسی زمانہ میں جنگ عظیم شباب پر تھی۔مولانا حفظ الرحمن ؒ اس دور میں بیدار مغز قائد اور سرگرم مجاہد کے روپ میں نظر آتے ہیں کہ آپ نے صبح وشام انگریز کو ہند میں زچ کر دیا تھا۔جلیانوالہ باغ امرتسر کا واقعہ یا قصہ خوانی بازار پشاور کا حادثہ بھلانے سے نہیں بھلائے جاسکتے۔ایک بار مولانا محمود مدنی پشاور آئے۔ہمارے مخدوم زادہ مولانا مفتی شہاب الدین پوپلزئی کی مسجد قاسم علی خان قصہ خوانی سے ہند میں اپنے والد امیر الہند مولانا سید اسعد مدنی ؒ کو فون کیا کہ اس وقت قصہ خوانی پشاور ہوں۔مولانا اسعد مدنی ؒ نے جواب میں بے ساختہ فرمایا کہ قصہ خوانی کے موجود وغائب سب کو میرا اسلام، زندہ قومیں یوں اپنے شہداء کو یاد رکھتی ہیں۔ ایک ہم ہیں کہ ہمیں پتہ ہی نہیں کہ قصہ خوانی بازار پشاور میں کیا ہوا تھا؟

جب ”انڈیا چھوڑ دو“ کی تحریک انگریز کے خلاف چل رہی تھی تو کانگریس کے رہنماؤں نے بمبئی میں اجلاس رکھا۔مولانا حفظ الرحمن ؒ اس میں موجود نظر آتے ہیں۔بلکہ اس کے بعد گرفتار ہوئے۔ ۸/ اگست ۱۹۴۲ء کو انڈیا کوئٹ تحریک کانگریس نے منظور کی۔مولانا آزاد ؒ، جواہر لال اسی شام گرفتار ہوگئے۔مولانا حفظ الرحمن ؒ تمام خطرات سے بے نیاز ہوکر اس تحریک کو کامیاب بنانے کے لئے سرگرم عمل ہوگئے۔حضرت مدنی ؒ گرفتار ہوگئے۔مولانا

عبدالحکیم صدیقی ؒ ان دنوں جمعیت علماء ہند کے ناظم تھے۔ان کے ساتھ مل کر ۲۷،۲۸ راگست کو جمعیت علماء ہند کا اجلاس منعقد کر ڈالا اور پورے ملک کے مسلمانوں کو انگریز کے مقابلہ میں میدان میں لاکھڑا کیا۔انگریز نے ندوۃ المصنفین کے دفتر قرول باغ سے آپ کو گرفتار کرلیا۔مراد آباد جیل میں بند کیا۔مولانا حسین احمد مدنیؒ کی جیل میں معیت حاصل ہوگئی۔ رمضان شریف یہاں گزرا۔ جیل میں حضرت مدنی ؒ نے تراویح پڑھائیں۔اتنے میں زعیم ملت مولانا سید محمد میاں بھی گرفتار ہوکر مراد آباد آگئے۔ انگریز نے حضرت مدنیؒ کو نینی تال جیل اور مولانا حفظ الرحمٰن،مولانا سید محمد میاں کو بریلی سنٹرل جیل منتقل کر دیا۔یہ جنوری ۱۹۴۳ء کی بات ہے۔مئی ۱۹۴۴ء میں مولانا حفظ الرحمٰن اور اگست ۱۹۴۴ء میں حضرت مدنیؒ رہا ہوئے۔۱۹۴۵ء میں سہارنپور جمعیت علماء ہند کے اجلاس میں جمعیت کے صدر حضرت مدنیؒ اور ناظم اعلیٰ مولانا حفظ الرحمٰن منتخب ہوئے۔اس کی استقبالیہ کمیٹی نے استقبالیہ رکھا۔حضرت مدنیؒ کے مزاج کے خلاف تھا۔آپ نے شرکت سے انکار کر دیا۔کارکنوں کی دلداری کے لئے مولانا حفظ الرحمٰن استقبالیہ میں شرکت کے لئے مان گئے۔کمیٹی نے شوخ گھوڑے پر آپ کو سوار کیا۔آپ نے اس شان سے سواری کی کہ شاہ سوار معلوم ہوتے تھے۔مولانا سید محمد میاں ؒ نے یہاں ایک خوبصورت بات کہی۔جو یہ ہے کہ کبیر الاولیاء، مخدوم خواجہ جلال الدین ؒ اپنی جوانی کے زمانہ میں بوعلی قلندر شاہ شرف الدین پانی پتی ؒ کے سامنے سے گزرے تو قلندر مرحوم نے برجستہ کہا۔

گلگوں لباس کرد وسوار سمند شد
باراں حذر کنید کہ آتش بلند شد

اب اس شعر کا زور دار ترجمہ کرنا میرے لئے ممکن نہیں۔فارسی کا ذوق رکھنے والے مولانا سید محمد میاں ؒ کے ذوق عالی اور انتخاب لاجواب کی تو داد دیئے بغیر نہ رہ سکیں گے۔۱۹۴۶ء کا ''الیکشن کرپس مشن'' آیا۔ ہند تقسیم ہوا۔ پاکستان بنا۔۱۴ راگست ۱۹۴۷ء کو پاکستان بنا۔۱۵ راگست ۱۹۴۷ء کو ہند آزاد ہوا۔اس خطہ میں نقل آبادی کے باعث ہندو مسلم فسادات پھوٹ پڑے۔مولانا حفظ الرحمٰن نے جان جوکھوں میں ڈال کر جس طرح مسلمانوں کے قتل عام کو روکنے میں کردار ادا کر سکتے تھے،کردار ادا کیا۔ان کے یہ شب وروز پوری زندگی کا حاصل محنت قرار دیئے جاسکتے ہیں۔آپ کا قائدانہ کردار قابل رشک کارنامہ ہے۔بہادر شاہ ظفر کی گرفتاری اور ان کے اقتدار کے خاتمہ پر دہلی میں مسلمانوں کے خون سے انگریز نے ہولی کھیلی تھی۔یا بالفاظ دیگر ۱۸۵۷ء کے نوے سال بعد ۱۹۴۷ء میں دہلی میں مسلمانوں کا خون ارزاں ہوا۔اس خونی منظر میں خون کا دریا عبور کر کے ایک ایک مسلمان کو بچانے میں جو قیادت متحرک نظر آتی ہے یا اس جان لیوا مہیب منظر کے منظر نامے پر جو مسلمانوں کی خیر خواہ تصاویر ابھرتی ہیں مولانا حفظ الرحمٰن اس میں نمایاں ہیں۔

خدا رحمت کند ایں عاشقان پاک طینت را

مولانا حفظ الرحمٰن کی تین نمایاں صفات،تدبر، جرأت وخطابت سب مسلمانوں کی خدمت کے لئے وقف ہوکر رہ گئے۔

۱۵ رنومبر ۱۹۴۷ء کے اجلاس کانگریس دہلی میں مولانا ابوالکلام آزاد اور مولانا حفظ الرحمٰن نے شیرازہ بندی مسلمانان ہند کے لئے جو خدمات سرانجام دیں اور کروڑوں مسلمانوں کو ہند میں تحفظ مہیا کرنے کے اقدام منظور کرائے۔فرقہ پرستوں کو احساس ندامت پر مجبور کیا۔۲۷ ردسمبر ۱۹۴۷ء کو لکھنؤ میں اجلاس منعقد کیا۔نقل آبادی کے لئے سپیشل ٹرینوں کی حفاظت کا نظم قائم کرنے میں جدوجہد کی۔

انہیں حضرات کی کاوشوں سے، بہت سارے مزید نقصان سے مسلمان بچ گئے۔نقل آبادی سے جو خون کے دریا بہائے گئے وہ بھی کیا کم تھے۔لیکن جتنے نقصان سے بچے وہ انہی رہنماؤں کی خدمات جلیلہ کو خراج تحسین پیش کرنے پر مجبور کرتے ہیں۔

دہلی کی تعلیم گاہیں،اجمیر کا مدرسہ معینیہ،مدرسہ عالیہ کلکتہ،مراد آباد مدرسہ شاہی،سیوہارہ کے مسلم سکولز،اٹاوہ کے ادارے،علی گڑھ کی یونیورسٹی،یہ سب ادارے دیگر مساجد ومدارس اور خانقاہوں کی طرح اس نقل آبادی کے ہنگامہ میں زمین بوس ہوئے۔ انہیں دوبارہ آباد کرنے میں مولانا حفظ الرحمٰن کی قیادت کا بہت بڑا حصہ ہے۔فرسودہ لیگی ذہنیت کی ژاژ خواہی اور بعض اخبار نویسوں کا اوباش پن اور زبان درازی اور احمقانہ رویہ کو دیکھ کر،ان کی ذہنیت کے افلاس پر ترس آتا ہے کہ پاکستان سے زیادہ مسلمان ہندوستان میں آباد ہیں۔ان مسلمانوں کو تحفظ فراہم کرنا کیا یہ کوئی کارنامہ نہیں؟جن مقدس شخصیات نے ان حالات میں مسلمان قوم کی خدمت کا مقدس فریضہ سرانجام دیا،ہزاروں مساجد وخانقاہوں، مکاتب ومدارس کو آباد کیا۔وہ خراج تحسین کے مستحق

دعائے مغفرت

جامعہ دارالعلوم الحسینیہ شہداد پور کے مہتمم حضرت مولانا قاری سلیم صاحب کے چچا جناب محمد حنیف صاحب کا گزشتہ دنوں رضائے الٰہی سے انتقال ہوگیا ہے۔انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم کی نماز جنازہ حضرت مولانا مفتی محمد رفیع عثمانی مدظلہ نے پڑھائی اور تدفین جامعہ دارالعلوم کراچی کے جدید احاطہ قبرستان میں ہوئی۔تمام قارئین ختم نبوت سے دعائے مغفرت کی درخواست ہے۔

ہیں یا تنقید کے تیروں کے لائق؟ کہاں کھو گئی عقل سلیم؟ اور پھر تنقید کرنے والے وہ شریف لوگ ہیں جنہوں نے مسلمانوں کی خیرخواہی کے لئے ایک تنکا نہیں اٹھایا، تنقید کرتے ہیں۔ ان پر جو سراپا عزیمت تھے۔ سچ ہے کہ جس قوم کی ذہنیت افلاس زدہ ہو جائے یا پراگندہ حالی کا شکار ہو جائے تو ان کی سوچ سے سوائے یاوہ گوئی کے اور کیا توقع کی جاسکتی ہے؟

تف بر تو اے چرخ گرداں تف

مولانا حفظ الرحمن گندمی رنگ، اوسط درجہ کا بدن، نکلتا ہوا قد، کتابی چہرہ پر جرأت وسادگی اور نیکی کا ابر رحمت برستا ہوا، علم ووقار کا مرقع، بہادری وخطابت کا شاہکار، جرأتوں کی داستان، میانہ روی اور استقامت کے کوہ گراں۔ یہ مولانا حفظ الرحمن تھے۔ ہند کی پارلیمنٹ سے لے کر منبر ومحراب تک ہند کا گوشہ گوشہ ان کی عظمتوں پر شاہد عدل ہے۔ تین بار پارلیمنٹ کا کانگریس کے ٹکٹ پر الیکشن لڑا۔ مگر ایک پیسہ کانگریس کے انتخابی فنڈ سے قبول نہیں کیا۔ اٹھارہ سال جمعیت علماء ہند کے سربراہ رہے۔ مگر آپ کی کسب معاش اپنی کتب کی فروختگی پر موقوف رہی۔ جبل پور، آسام کے حادثات نے انہیں بہت ہی تھکا دیا۔ اس موقع پر اپنی وفات سے ایک سال قبل ایک مسلم ورکر کنونشن میں فرمایا: ''میں نے تو اپنے خدا سے معاملہ کرلیا ہے۔ میں نعرہ ہائے تحسین ونفریں سے بے نیاز ہو چکا ہوں۔ دنیا کی عمر ہی کتنی ہے۔ میری تو بس یہی خواہش ہے کہ اللہ تعالیٰ کے حضور سرخرو ہوکر جاؤں۔''

مرض وفات:

۲۳؍ جنوری ۱۹۶۲ء کو بیمار ہوئے۔ معالج ڈاکٹر نے پھیپھڑوں سے پانی نکالا تو اس میں خون کی آمیزش نے انہیں حیرت زدہ کر دیا۔ اس پانی کا ٹیسٹ ہوا تو ڈاکٹروں نے بمبئی بھیج دیا۔ وہاں جہاز کے ذریعہ گئے۔ اعلیٰ ہسپتال ٹاٹا میں زیر علاج رہے۔ ۲۶؍ فروری کو دہلی واپس آئے۔ ۱۶؍ اپریل کو علاج کے لئے امریکہ گئے۔ ۱۲؍ جولائی کو واپس پھر دہلی آئے۔ گرمی کی حدت کے باعث احباب کشمیر لے جانا چاہتے تھے، مگر آپ نہ مانے۔ ۲؍ اگست ۱۹۶۲ء کی صبح ساڑھے تین بجے انتقال فرمایا۔

صدر جمہوریہ ہند، وزیر اعظم جواہر لال نہرو، لوک سبھا، پارلیمنٹ کے سپیکر، ممبران آل انڈیا کانگریس کے ایک ایک رہنما نے عقیدت کے گلدستے آپ کے قدموں میں رکھے۔ اس روز ساڑھے چار بجے شام دہلی کے دہلی دروازہ کے باہر کے میدان میں لاکھوں انسانوں نے قاری محمد طیب مہتمم دارالعلوم دیوبند کی امامت میں آپ کی نماز جنازہ پڑھی۔ مغرب کے وقت سپرد خاک ہوئے۔ وہ ۱۹۶۲ء تھا آج ۲۰۱۴ء کہ فقیر ان کے سرہانے ایصال ثواب کی سعادت سے بہرہ ور ہوا۔ ہائے کتنی جلدی زمانہ گزر گیا اور زمین کھا گئی آسمان کیسے کیسے!

میرے دادا پیر حضرت مولانا شاہ عبدالقادر رائے پوریؒ نے مولانا مفتی محمد جمیل الرحمنؒ نائب مفتی دارالعلوم دیوبند کے مکان سیوہارہ میں فرمایا کہ: ''مولانا حفظ الرحمنؒ نے فسادات کے زمانہ میں دہلی کے اندر مسلمانوں کو بچانے کے لئے جو خدمات سرانجام دیں۔ اس زمانہ کی ان کی ایک رات کی جدوجہد پر میں اپنی پوری زندگی کے اذکار واشغال نثار کرنے پر تیار ہوں۔'' (بیں بڑے مسلمان ص ۹۴۳)

اس ملفوظ کے بعد اب قارئین مزید لکھنے کی ضرورت محسوس نہیں کریں گے۔ اس پر اکتفا کرتا ہوں۔ البتہ پاکستان میں اس حفظ الرحمن کا نام فضل الرحمن ہے۔ معاندین اس پر کیا تبصرہ کریں گے بر چشم قلندر۔ اور بس!

مغرب کے بعد یہاں سے واپس ہوٹل آگئے۔ اب دوستوں کو جو بتانا شروع کیا کہ فقیر راقم خاندان شاہ ولی اللہؒ کے مزارات کی سلامی بھر آیا ہے۔ جو سنتا مارے خوشی کے گرویدہ زیارت ہو جاتا۔

آج شام کا کھانا جمعیت علماء ہند کے دفتر میں طے تھا۔ جامع مسجد ملا عبدالنبی (م ۱۵۸۴ء) بانی مسجد حضرت مولانا عبدالقدوس گنگوہیؒ (م ۱۵۳۷ء) کے پوتے اور مغل حکمران اکبر کے عہد میں صدرالصدور کے منصب پر فائز تھے۔ بہادر شاہ ظفر روڈ پر جمعیت علماء ہند کا مرکزی دفتر قائم ہے اور اسی وجہ سے یہ مسجد آباد ہے۔ ورنہ دور دور تک اس علاقہ میں مسلم آبادی کا نشان بھی نہیں۔ اس کے ایک کمرہ پر مجلس تحفظ ختم نبوت کل ہند کا بورڈ آویزاں ہے۔ یہاں ادارة المباحث الفقهيه جمعیت علماء ہند بھی قائم ہے۔ جمعیت کا دفتر کئی منزلوں پر مشتمل ہے۔ مین جگہ پر واقع ہے۔ اس کی دیوار کے ساتھ پولیس لائن ہے۔ بہت سارے ممالک کے مہمان اس دفتر میں مختلف کمروں میں ٹھہرائے گئے تھے۔ عشاء کی نماز بھی یہاں پڑھی۔ رات گئے ہوٹل جاکر لیٹ گئے۔ (جاری ہے)

مسلمان کو کافر کہنا اور صحابہ کرامؓ کی توہین بڑے گناہ ہیں: سعودی مفتی اعظم

ریاض (این این آئی) سعودی عرب کے مفتی اعظم اور سینئر سعودی علماء کی مجلس کے سربراہ شیخ عبدالعزیز آل شیخ نے کہا ہے کہ اپنے مسلمان بھائیوں کو کافر کہنا اور صحابہ کرامؓ کی توہین کرنا بڑے گناہ ہیں۔ شہریوں کو مفاد عامہ میں قائم کئے گئے نظم ونسق کی خلاف ورزی کرنے اور مجرمانہ سرگرمیوں پر خبردار کرتے ہوئے مفتی اعظم نے کہا ہے کہ زائد المیعاد اشیائے خورد ونوش فروخت کرنا گھناؤنا اقدام ہے۔ ایسا جرم کرنا شرک کرنے اور انسانوں کو قتل کرنے کے مترادف ہے۔ بعض دوسرے بڑے گناہوں کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ حرام کاری کے علاوہ سود خوری معاشرے میں کرپشن اور بیماریاں پھیلنے کا سبب ہے۔ (روزنامہ امت کراچی ۱۹؍ جون ۲۰۱۴ء)

ڈیجیٹل تصویر

دارالعلوم دیوبند کا موقف اور فتاویٰ

زیرِ نظر فتاویٰ ڈیجیٹل تصویر کے بارے میں ہیں جو ازہر الہند دارالعلوم دیوبند اور مظاہر علوم سہارنپور سے جاری کیے گئے ہیں، مذکورہ بالا دونوں اداروں کے حضرات مفتیان کرام نے ڈیجیٹل تصویر کو بھی ممنوع تصویر کے حکم میں داخل کر کے اس کے ناجائز و حرام ہونے کا فتویٰ دیا ہے، عام مسلمانوں کے فائدے کے پیشِ نظر مندرجہ ذیل فتاویٰ شائع کیے جا رہے ہیں۔ (ادارہ)

دوسری قسط

مفتی زین الاسلام قاسمی الٰہ آبادی

ڈیجیٹل تصویر کی حرمت: اکابر کی عبارات کی روشنی میں

ڈیجیٹل تصویر سے متعلق مظاہر العلوم سہارنپور کا ایک فتویٰ دارالافتاء دارالعلوم دیوبند تصدیق کے لیے بھیجا گیا تھا، جس کی تصدیق کر دی گئی تھی اس وقت اسے بھی شاملِ اشاعت کیا جا رہا ہے۔

مخدومی حضرت مفتی صاحب مدظلہ..................دارالافتاء دارالعلوم دیوبند

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

سوال: عرض خدمت اینکہ "مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور کا ایک فتویٰ "ڈیجیٹل تصویر" سے متعلق بھیج رہے ہیں، اگر یہ فتویٰ آپ حضرات کی تحقیق کے مطابق درست ہے، تو اس کی تصدیق فرما دی جائے۔ فقط والسلام۔

محمد معاویہ سعدی

شعبۂ تخصص فی الحدیث مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور 1106 ر 1432ھ

"الجواب وباللہ التوفیق: ڈیجیٹل نظام کے ذریعہ کمپیوٹر یا ٹی وی اسکرین پر ظاہر ہونے والے مناظر کی شرعی حیثیت کے بارے میں جامعہ دارالعلوم کراچی کا موقف اور فتویٰ نظر نواز ہوا، جس میں ڈیجیٹل نظام کے ذریعہ محفوظ کیے گئے عکس کو آئینہ کے عکس پر قیاس کر کے، بلکہ اس سے بھی کم درجہ تسلیم کر کے تصویر سازی سے خارج قرار دیا گیا ہے اور اس کے جواز کا حکم لکھا ہے، اس سلسلہ میں چند باتیں غور طلب ہیں:

❶ ڈیجیٹل نظام کے ذریعہ محفوظ کردہ عکس کو آئینہ کے عکس کی طرح ناپائیدار قرار دے کر تصویر میں داخل نہ ماننا، درست معلوم نہیں ہوتا، دونوں میں واضح فرق موجود ہے، آئینہ کا عکس مستقل نہیں ہوتا، وہ صاحب عکس کے تابع ہوتا ہے، آئینہ کے سامنے سے جیسے ہی ذی عکس ہٹے گا، عکس بھی فوراً ختم ہو جائے گا، ایک لمحہ کے لیے بھی عکس بغیر ذی عکس کے قائم اور باقی نہیں رہتا اور اگر ذی عکس دوبارہ آئینہ میں اپنا عکس دیکھنا چاہے تو اس کو دوبارہ آئینہ کے سامنے آنا پڑے گا، بغیر اس کے اس کو اپنا عکس نظر نہیں آئے گا، جبکہ اس کے بالکل متضاد ڈیجیٹل نظام کے ذریعہ برقی ذرات کی شکل میں جو عکس محفوظ ہوا ہے، وہ مستقل ہوتا ہے، صاحب عکس کے تابع نہیں ہوتا، جب چاہیں اس کو بلا ذی عکس کے اسکرین پر دیکھ سکتے ہیں۔

❷ حضرات اکابر کی تحریرات سے معلوم ہوتا ہے کہ عکس کے جواز کی وجہ یہ نہیں ہے کہ وہ کسی سطح پر رنگ و مسالہ سے قائم و پائیدار نہیں ہوتا، بلکہ اس کے جواز کی اصل وجہ یہ ہے کہ وہ غیر مستقل اور ذی عکس کے تابع ہوتا ہے، بغیر ذی عکس کے ایک لمحہ بھی قائم اور باقی نہیں رہتا، اگر کسی طرح سے اس کی تبعیت اور ذی عکس پر

اس کا یہ انحصار ختم ہو جائے اور اس میں ایسا استقلال پیدا ہو جائے کہ جب چاہیں بلا ذی عکس کے اس کو دیکھنا ممکن ہو، خواہ رنگ و مسالہ کے ذریعہ قائم کیے بغیر محض انعکاسی صورت ہی میں کیوں نہ ہو، تو یہ بھی تصویر سازی کے حکم میں داخل ہوگا۔

عکس کے بقاء اور قیام و پائیداری کا مفہوم فقط اتنا ہے کہ عکس مستقل بن جائے، ذی عکس پر اس کا انحصار ختم ہو جائے اور بلا ذی عکس کے اس کو دیکھ لیا جانا ممکن ہو، خواہ اس میں یہ بقاء و پائیداری اور استقلال کسی سطح پر بعینہٖ منعکس اور محفوظ ہو کر ہو، جیسا کہ غیر ڈیجیٹل کیمرہ میں ہوتا ہے، یا بلا کسی سطح کے برقی ذرات کی شکل میں محفوظ اور مقید ہو کر ہو، جیسا کہ ڈیجیٹل کیمرہ میں ہوتا ہے اور جہاں تک کسی سطح پر مسالہ وغیرہ کے ذریعہ عکس کے بقاء کا مسئلہ ہے تو چونکہ اس وقت بغیر سطح اور مسالہ کے عکس کو محفوظ کرنے اور باقی رکھنے کی شکل پیدا نہیں ہوئی تھی، اس لیے سطح اور مسالہ کے ذریعہ بقاء کی قید تھی، یہ قید قید واقعی ہے قید احترازی نہیں، لہٰذا اگر بغیر سطح اور مسالہ کے بھی عکس محفوظ اور باقی رہ جائے تو وہ بھی تصویر محرم میں داخل ہوگا، احادیث، شراح حدیث اور حضرات فقہاء کے کلام کے عموم سے بھی اس کی تائید ہوتی ہے اور حضراتِ اکابر کی تصریحات سے بھی، ذیل میں اس مسئلہ سے متعلق حضراتِ اکابر کی مکمل تصریحات درج ہیں، مرسلہ مقالہ میں بعض اکابر کی تصریحات ناقص نقل کی گئی ہیں، جس سے ان اکابر کے موقف اور منشاء کی صحیح ترجمانی نہیں ہو سکی اور اس کا رخ دوسرا ہو گیا:

مولانا ظفر احمد صاحب عثمانیؒ عکس اور فوٹو کے درمیان فرق کرتے ہوئے تحریر کرتے ہیں: ”سب سے بڑا فرق دونوں میں یہی ہے کہ آئینہ وغیرہ کا عکس پائیدار نہیں ہوتا اور فوٹو کا عکس مسالہ لگا کر قائم کر لیا جاتا ہے، پس وہ اسی وقت عکس ہے، جب تک مسالہ سے اسے قائم نہ کیا جائے اور جب اس کو کسی طریقہ سے قائم اور پائیدار کر لیا جائے، وہی تصویر بن جاتا ہے۔“ (امداد الاحکام:384/4)

مفتی محمد شفیع صاحبؒ بانی دار العلوم کراچی اپنے رسالہ ”آلات جدیدہ کے احکام“ میں عکس اور فوٹو کے درمیان فرق پر روشنی ڈالتے ہوئے فرماتے ہیں:

”عکس صاحب عکس کا ایک عرض ہے، جو اس سے علاحدہ نہیں ہو سکتا، یہی وجہ ہے کہ آئینہ، پانی وغیرہ میں جب تک ذی عکس ان کے مقابل رہتا ہے تو عکس باقی رہتا ہے اور جب وہ ان کے محاذات سے ہٹ جائے تو عکس بھی اس کے ساتھ چل دیتا ہے، دھوپ میں آدمی کھڑا ہوتا ہے اور اس کا عکس زمین پر پڑتا ہے، مگر اس کا وجود آدمی کے تابع ہوتا ہے، جس طرح یہ چلتا ہے عکس بھی اس کے ساتھ چل دیتا ہے، زمین کے کسی حصہ پر اس کا قائم و پائیدار ہونا اس وقت تک ممکن نہیں جب تک کہ کسی مسالہ اور رنگ کے ذریعہ سے اس کی تصویر نہ کھینچ لی جائے۔ حاصل یہ ہے کہ عکس جب تک کہ مسالہ وغیرہ کے ذریعہ سے پائیدار نہ کر لیا جائے، اس وقت تک عکس ہے اور جب اس کو کسی طریقہ سے قائم و پائیدار کر لیا جائے تو وہ تصویر بن جاتا ہے اور عکس جب تک عکس ہے، نہ شرعاً اس میں کوئی حرمت ہے اور نہ کسی قسم کی کراہت، خواہ آئینہ، پانی یا کسی اور شفاف چیز پر ہو یا فوٹو کے شیشہ پر اور جب وہ اپنی حد سے گزر کر تصویر کی صورت اختیار کرے گا، خواہ وہ مسالہ کے ذریعہ سے ہو یا خطوط و نقوش کے ذریعہ سے اور خواہ یہ فوٹو کے شیشہ پر ہو یا آئینہ وغیرہ شفاف چیزوں پر، اس کے سارے احکام وہی ہوں گے جو تصویر کے متعلق ہیں۔“ (ص:141)

مفتی رشید احمد صاحبؒ بانی جامعۃ الرشید کراچی اسی مسئلہ سے متعلق ایک سوال کے جواب میں تحریر فرماتے ہیں: ”اس کو عکس کہنا بھی صحیح نہیں، اس لیے کہ عکس اصل کے تابع ہوتا ہے اور یہاں اصل کی موت کے بعد بھی اس کی تصویر باقی رہتی ہے۔“ (احسن الفتاویٰ:89/9)

ایک دوسرے مقام پر اسی کی مزید وضاحت کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

”تصویر اور عکس دو بالکل متضاد چیزیں ہیں: تصویر کسی چیز کا پائیدار اور محفوظ نقش ہوتا ہے، عکس ناپائیدار اور وقتی نقش ہوتا ہے، اصل کے غائب ہوتے ہی اس کا عکس بھی غائب ہو جاتا ہے، ویڈیو کے فیتہ میں تصویر ہوتی ہے، جب چاہیں جتنی بار چاہیں ٹی وی اسکرین پر اس کا نظارہ کر لیں اور یہ تصویر تابع اصل نہیں، بلکہ اس سے لاتعلق اور بے نیاز ہے، کتنے لوگ ہیں جو مر کھپ گئے، دنیا میں ان کا نام و نشان نہیں، مگر ان کی متحرک تصاویر ویڈیو کیسٹ میں محفوظ ہیں، ایسی تصویر کو کوئی بھی پاگل عکس نہیں کہتا، صرف اتنی سی بات کو لے کر کہ ویڈیو کے فیتہ میں ہمیں تصویر نظر نہیں آتی، تصویر کے وجود کا انکار کر دینا کھلا مغالطہ ہے۔“ (احسن الفتاویٰ:302/8)

مفتی سعید احمد صاحب پالن پوری زید مجدہ شیخ الحدیث دارالعلوم دیوبند شرح ترمذی میں تحریر کرتے ہیں:

''اسی طرح یہ دلیل کہ کیمرہ کا فوٹو ایک ظل (سایہ) ہے اور خود اس کا سایہ نہیں ہے، جیسا پانی میں سایہ پڑتا ہے، بس اس کو کیمرہ سے برقرار کرلیا جاتا ہے، پس اس میں کیا حرج ہے؟ اس کا جواب یہ ہے کہ ہر ظل برقرار کرنے ہی سے تو صورت بنتی ہے اور صورت کا سایہ ہونا ضروری نہیں اور مطلق صورت سے فساد پھیلتا ہے، پس جب تک وہ ظل ہے اس کے احکام اور ہیں اور جب اس کو برقرار کرلیا جائے تو وہ تصویر بن جاتا ہے اور حرام ہوجاتا ہے۔''

(تحفۃ الالمعی:80/5)

ان اقتباسات سے یہ بات بالکل واضح ہے کہ کسی جاندار کا مطلق عکس محفوظ کرنا خواہ کسی سطح (نگیٹو) پر ہو یا بلا کسی سطح کے برقی ذرات کی شکل میں ہو، اگر اس میں ایسا استقلال واستقرار پیدا ہوجائے کہ جب چاہیں بلا ذی عکس کے اس کو دیکھا جانا ممکن ہو تو یہ بھی تصویر سازی میں داخل ہے۔

❸ اہل فتویٰ حضرات اکابر میں سے جن کی حیات میں حفظِ عکس کی یہ جدید صورت سامنے آئی، انہوں نے بھی عکس کی مذکورہ حقیقت کو پیش نظر رکھتے ہوئے اس کو تصویر کہا اور ویڈیو کے فیتے میں محفوظ ہونے والے غیر مرئی عکس کو بھی تصویر قرار دیا، حالانکہ ویڈیو کے فیتے میں اس کا نہ کوئی نام ونشان ہوتا ہے اور نہ کسی آلہ کی مدد سے اس کو محسوس کیا جاسکتا ہے، ڈیجیٹل کیمرہ اسی ویڈیو گرافی کا جدید ایڈیشن ہے، فرق صرف اس قدر ہے کہ ویڈیو کیسٹ میں موجود فیتہ کا مادہ دوسرا ہے اور حجم بھی بڑا ہے اور ڈیجیٹل کیمرے میں موجود چپ کا مادہ دوسرا ہے اور حجم بھی بہت کم۔

مولانا مفتی رشید احمد صاحبؒ اسی غیر مرئی شکل میں محفوظ عکس کے متعلق تحریر فرماتے ہیں:

''ویڈیو کیمرہ سے کسی بھی تقریب کی منظر کشی کا عمل تصویر سازی کی ایک ترقی یافتہ صورت ہے، جیسے قدیم زمانہ میں تصویر ہاتھ سے بنائی جاتی تھی، پھر کیمرہ کی ایجاد نے اس قدیم طریقہ میں ترقی کی اور تصویر ہاتھ کے بجائے مشین سے بننے لگی، جو زیادہ سہل اور دیرپا ہوتی ہے، اب اس عمل میں نئی نئی سائنسی ایجادات نے مزید ترقی کی اور جدت پیدا کی اور جاندو ساکن تصویر کی طرح اب چلتی پھرتی دوڑتی بھاگتی صورت کو بھی محفوظ کیا جانے لگا، یہ کہنا صحیح نہیں کہ اس کو قرار وبقا نہیں، اگر اس کو بقا نہیں تو وہ ٹی وی اسکرین پر چمکتی دمکتی اور اچھلتی کودتی نظر آنے والی چیز کیا ہوتی ہے؟ ظاہر ہے کہ یہ وہی تصویر ہے، جو کسی وقت لے کر محفوظ کی گئی تھی، صرف اتنی سی بات ہے کہ کیسٹ کی پٹی میں ایسی فنی جدت سے کام لیا گیا ہے کہ دیکھنے میں پٹی خالی نظر آتی ہے، لیکن ظاہر ہے کہ وہ تصویر معدوم نہیں ہوتی، ورنہ وی سی آر پر دوبارہ کیسے ظاہر ہوسکتی ہے؟۔''

(احسن الفتاویٰ:88/9)

''تصویر اور سی ڈی کے شرعی احکام'' نامی رسالہ (مؤلفہ مفتی احسان اللہ شائق صاحب، مفتی جامعۃ الرشید کراچی) میں حضرت مولانا محمد یوسف شہید لدھیانویؒ کا ایک فتویٰ نقل کیا ہے، جس میں حضرت نے لکھا ہے کہ:

''ٹی وی اور ویڈیو فلم کا کیمرہ جو تصویریں لیتا ہے وہ اگرچہ غیر مرئی ہیں، لیکن تصویر بہرحال محفوظ ہے اور اس کو ٹی وی پر دیکھا جاسکتا ہے، اس کو تصویر کے حکم سے خارج نہیں کیا جاسکتا، زیادہ سے زیادہ یہ کہا جاسکتا ہے کہ ہاتھ سے تصویر بنانے کے فرسودہ نظام کے بجائے سائنسی ترقی نے تصویر سازی کا ایک دقیق طریقہ ایجاد کیا ہے، لیکن جب شارع نے تصویر کو حرام قرار دیا ہے تو تصویر سازی کا خواہ کیسا ہی طریقہ ایجاد کرلیا جائے، تصویر تو حرام ہی رہے گی۔''

(ص:94)

اسی نو پید صورت کے بارے میں مفتی سعید احمد صاحب پالن پوری زید مجدہ شیخ الحدیث دارالعلوم دیوبند شرح ترمذی میں لکھتے ہیں:

''اسی طرح ایک دلیل لوگ یہ بھی دیتے ہیں کہ ڈیجیٹل میں اور فلم میں غیر واضح ذرات کی شکل میں تصویر آتی ہے، پس اس پر تصویر کا اطلاق درست نہیں، مگر سوچنے کی بات یہ ہے کہ وہ غیر واضح نکتے کیا کام آئیں گے؟ ان کو بہرحال صفحۂ قرطاس (اسکرین) پر واضح کرکے منتقل کیا جائے گا، پس مآلاً وہ تصویر بنیں گے، اس لیے ابتداء ہی سے وہ حرام ہوں گے۔'' (تحفۃ الالمعی:80/5)

(جاری ہے)

کرسی پر نماز کے مسائل

قسط:۴

حضرت مولانا مفتی عبدالرؤف سکھروی مدظلہ

جو شخص بیٹھ کر نماز پڑھتا ہے اور رکوع وسجدہ بھی نہیں کرسکتا، اس کا حکم:

س ۱۸:...... جو شخص نماز میں قیام کرنے سے عاجز ہے، اس لئے بیٹھ کر نماز پڑھتا ہے، اور رکوع وسجدہ کرنے کی قدرت بھی نہیں رکھتا، تو اس کے لئے کیا حکم ہے؟

ج:...... ایسا شخص زمین پر بیٹھ کر اشارے سے رکوع وسجدہ کرکے نماز ادا کرے، اسی طرح وہ کرسی یا چارپائی یا تخت وغیرہ پر بیٹھ کر بھی اشارے سے نماز ادا کرسکتا ہے، اس صورت میں اس کے سامنے میز وغیرہ رکھنا اور اس پر سر لگا کر سجدہ کرنا ضروری نہیں۔

سجدہ سے اُٹھتے وقت ناقابل برداشت تکلیف ہو تو اس کا حکم:

س ۱۹:...... جو شخص نماز میں رکوع کرنے کی قدرت رکھتا ہے لیکن سجدہ نہیں کرسکتا، یا کسی طرح ایک سجدہ کرلیتا ہے، لیکن سجدہ سے اٹھتے وقت ناقابل برداشت تکلیف ہوتی ہے، یا دوسرا سجدہ کرنے کی قدرت ہی نہیں، اس کے لئے کیا حکم ہے؟

ج:...... ایسا شخص بیٹھ کر اور سر کے اشارے سے رکوع وسجدہ کرکے نماز ادا کرے، یہی بہتر ہے، البتہ اگر کھڑے ہوکر قیام کرے، اور رکوع کرے اور پھر سجدہ کرتے وقت بیٹھ کر سر کے اشارے سے سجدہ کرے تو بھی درست ہے۔

وان تعذرا لا القیام أومأ قاعدا وهو أفضل من الایماء قائما لقربه من الأرض ويجعل سجوده أخفض من ركوعه لزوما

(الدر المختار ، ۲: ۹۸)

جو شخص قیام و رکوع کرسکتا ہو، لیکن سجدہ مشقت سے کرتا ہے، اس کا حکم:

س ۲۰:...... ایک شخص نماز میں بآسانی قیام اور رکوع کرسکتا ہے، لیکن سجدہ کرنے میں بڑی مشقت برداشت کرنی پڑتی ہے، سہولت سے سجدہ نہیں کرسکتا، اس کا کیا حکم ہے؟

ج:...... ایسے شخص کو چاہیے کہ وہ قیام کے وقت باقاعدہ کھڑے ہوکر ہی قراءت کرے اور باقاعدہ رکوع بھی کرے، اس کے بعد اگر سر لگا کر باقاعدہ سجدہ کرنے میں شدید تکلیف ہوتی ہے (۱) تو زمین پر بیٹھ کر سر کے اشارے سے سجدہ کرے، اور اگر قیام کی حالت ہی میں سر کے اشارے سے سجدہ کرلے تو یہ بھی جائز ہے لیکن زمین پر بیٹھ کر اشارہ کرنا افضل ہے، اس صورت میں بھی کرسی پر بیٹھ کر بھی اشارہ سے سجدہ کرسکتا ہے کیونکہ یہ بھی اشارہ سے سجدہ کرنے کے حکم میں ہے، پھر اگر زمین پر بیٹھ کر سجدہ کا اشارہ کرنے کے بعد کسی خاص مشقت کے بغیر دوسری رکعت کے لئے کھڑا ہوسکتا ہو تو دوسری رکعت بھی پہلی رکعت کی طرح پڑھے اور اگر بیٹھ کر اُٹھنے میں مشقت زیادہ ہو تو باقی نماز بیٹھ کر اشارے ہی سے پوری کرلے۔

اشارہ سے نماز پڑھنے والا اگر قیام پر قادر ہو تو اس کا حکم:

س ۲۱:...... ایک شخص نماز میں قیام پر قادر ہے، لیکن رکوع اور سجدہ کرنے پر قدرت نہیں ہے، جس کی وجہ سے وہ اشارہ سے نماز ادا کرتا ہے، اس کے لئے قیام کے وقت کھڑے ہونے کا کیا حکم ہے اور افضل صورت کیا ہے؟

ج:...... جو شخص باقاعدہ رکوع اور سجدہ کرنے کی قدرت نہیں رکھتا، لیکن قیام کی قدرت رکھتا ہے تو ایسے شخص کو چاہیے کہ قیام کے وقت باقاعدہ کھڑے ہوکر ہی قراءت کرے، رکوع اور سجدہ زمین پر بیٹھ کر اشارے سے کرے، سجدہ میں سر رکوع سے زیادہ جھکائے، اور اگر قیام کی حالت

عشق مصطفیٰ کانفرنس، پتوکی

پتوکی.... عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام ۳۱ مئی کو ویرم میں بعد نماز عشاء عشق مصطفیٰ کانفرنس منعقد ہوئی، جس میں مولانا تاج محمود ریحان، مولانا اسماعیل قطر، شاہین ختم نبوت مولانا اللہ وسایا مدظلہ، مولانا عبدالرزاق مجاہد کے بیانات ہوئے۔ علاقہ کی معروف شخصیت مولانا ہارون الرشید رشیدی صاحب نے صدارت فرمائی۔ مولانا محمد آصف اور قصبہ کے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے کارکنوں نے مہمانوں کا بھرپور استقبال کیا۔ علاقہ کے علماء کرام نے تلاوت، نعت رسول مقبول پیش کی۔ کانفرنس میں علاقہ کے تمام مکاتب فکر کے علماء کرام سمیت ہر طبقہ کے مسلمانوں نے بھرپور شرکت کی۔ مولانا عبداللہ قاسم پھول نگر والوں کی دعا سے کانفرنس اختتام پذیر ہوئی۔

ہی میں سر کے اشارے سے رکوع اور سجدہ کرلے تو یہ بھی جائز ہے لیکن زمین پر بیٹھ کر اشارہ کرنا افضل ہے۔(۱) اس صورت میں کرسی پر بیٹھ کر اشارہ سے رکوع وسجدہ ادا کرنا بھی جائز ہے اور کرسی کی نشست کے برابر یا اس سے کچھ معمولی اُونچی میز پر سجدہ کرنا بھی جائز ہے، کیونکہ یہ بھی اشارہ سے سجدہ کرنے کے حکم میں ہے۔ واصح الأقاویل فی تفسیر العجز أن یلحقه بالقیام ضرر وعلیه الفتوی، کذا فی معراج الدرایة.

(الهندیة، ۱: ۱۳۶)

بستر، تکیہ اور صوفہ پر سجدہ کرنے کا حکم:

س۲۲:..... بعض اوقات کرسی یا چارپائی یا تخت یا زمین پر نماز پڑھنے والے لوگ سامنے رکھے ہوئے تکیہ یا صوفے یا بستر پر سجدہ کرلیتے ہیں، کیونکہ تختہ یا میز موجود نہیں ہوتی، اس طرح سجدہ کرنے کا کیا حکم ہے؟

ج: جس چیز پر سجدہ کیا جارہا ہے، اگر وہ اتنی سخت ہو کہ اس پر صحیح طریقے سے پیشانی ٹک جائے، یعنی مزید دبانے سے نہ دبے، جیسے تکیے، بستر یا صوفے کا فوم بہت سخت ہو تو اس پر سجدہ ادا ہوجائے گا، لیکن اگر وہ اتنا موٹا یا اتنا نرم ہو کہ پیشانی صحیح نہ ٹک سکے، بلکہ دبانے اور زور دینے سے وہ دبتی چلی جائے تو اس پر سجدہ درست نہ ہوگا۔

ومن شروط صحة السجود کونه علی ما أی شیٔ یجد الساجد حجمه بحیث لو بالغ لا تتسفل رأسه.. وتستقر جبهته (حاشیة الطحطاوی، ص: ۲۳۱) (وهکذا فی الشامیة، ۱: ۵۰۰)

کرسی کی گدی اور قدم رکھنے کی جگہ کا پاک ہونا ضروری ہے:

س۲۳:..... جس کرسی پر معذور نمازی نماز پڑھ رہا ہے اور جس چیز پر سجدہ کر رہا ہے اور زمین کے جس حصے پر قدم ہیں، کیا ان سب کا پاک ہونا ضروری ہے؟ کیونکہ عام طور پر گھر میں قالین بچھا ہوتا ہے جو بعض اوقات بچوں کے پیشاب کرنے کی وجہ سے ناپاک ہوجاتا ہے۔

ج:..... نمازی کرسی کی جس گدی پر نماز پڑھ رہا ہے اور جس چیز پر سجدہ کر رہا ہے اور قالین کے جس حصے پر قدم رکھے ہوئے ہیں، ان سب کا پاک ہونا ضروری ہے، لہٰذا اگر قالین یقینی طور پر یا غالب گمان کے مطابق ناپاک ہو تو اس پر پاک کپڑا یا جائے نماز بچھا کر نماز پڑھنا ضروری ہے، ورنہ نماز نہ ہوگی۔

(جاری ہے)

سالانہ ختم نبوت کانفرنس، قصور

قصور..... عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام جامعہ رحیمہ ترتیل القرآن قصور میں ۲۸ مئی کو بعد نماز عشاء سالانہ ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ حاضرین کا جوش وجذبہ قابل دید تھا۔ کانفرنس میں دو خوش نصیب طلبا نے حفظ قرآن کریم کی سعادت اور آخری سبق سنانے کا شرف حاصل کیا۔ مولانا عثمان قصوری نے نعت رسول مقبول پیش کی۔ مولانا عزیز الرحمن ثانی اور شاہین ختم نبوت حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ کا تفصیلی بیان ہوا۔ قاری حبیب اللہ قادری نے تلاوت اور مولانا مفتی محمد حسن صاحب نے دعا کرائی۔ مولانا عبدالرزاق مبلغ ختم نبوت نے نقابت کے فرائض سرانجام دیے۔ قاری مشتاق احمد رحیمی نے میزبانی کا شرف حاصل کیا۔ قاری سیف اللہ رحیمی اور میاں محمد معصوم القادری نے مہمانوں کو تحفہ تحائف پیش کیے۔ اللہ تعالیٰ اس کانفرنس کے عمدہ نتائج نصیب فرمائے اور ہم سب کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت وناموس کی حفاظت کے لئے قبول فرمائے۔ آمین۔

قرآن کا اعجاز

☆..... سری لنکا میں بہت ہی خوبصورت مساجد ہیں، نمازوں کے اوقات میں ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے ہمارے یہاں عید پڑھنے کے لئے لوگ آتے ہیں۔ وہاں اکثر علماء کرام کراچی، لاہور، رائے ونڈ، ملتان اور دیگر بڑے بڑے شہروں سے پڑھ کر گئے ہوئے ہیں اور بڑی حکمت سے کام کر رہے ہیں، خوبصورت میناروں سے دلکش اذانیں گونجتی ہیں۔

☆..... برطانیہ میں بھی خوبصورت مساجد ہیں، جن کے روشن میناروں سے محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی اذانیں گونج رہی ہیں، یہ لوگ پاکستان اور ہندوستان سے دین اسلام کو منانے کے لئے آئے تھے، آج ان کے اپنے گھروں میں دین پہنچ گیا ہے۔

☆..... گزشتہ دنوں سعودی عرب کے (وزیر اوقات شیخ عبداللہ) مجھے اپنے دفتر میں لے گئے تو میں نے پوچھا کہ اس سال آپ کے سعودی عرب میں کتنے حافظ تیار ہوئے؟ انہوں نے بتایا کہ پانچ ہزار حافظ (پورے سعودی عرب میں) تیار ہوئے۔ میں نے ان سے کہا: الحمدللہ! اس سال وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے تحت مکمل قرآن کریم حفظ کا امتحان دینے والے ہمارے بچوں اور بچیوں کی تعداد تریسٹھ ہزار پانچ سو چھپن ہے۔

☆..... قرآن سعودی عرب میں (مکہ مکرمہ، مدینہ منورہ) میں نازل ہوا، اتنی بڑی تعداد حفاظ کی شاید آپ کو کہیں نہیں ملے گی، یہاں کے حافظ عربی نہیں بول سکتے، مختلف زبانیں بولتے ہیں مگر الحمدللہ! ان کا قرآن کریم سن لیں تو ایمان تازہ ہوجائے گا۔

(خطاب: حضرت مولانا قاری محمد حنیف جالندھری، ماہنامہ "الخیر" ملتان، شعبان ۱۴۳۵ھ، ص:۱۲)

محفل حسن قرأۃ وحمد اور نعت، دہلی کالونی

مولانا عبدالرؤف

کراچی.... اسلام میں بعض راتوں کو بڑی اہمیت دی گئی ہے جن میں ذوالحجہ کی ابتدائی دس راتیں، لیلۃ القدر وغیرہ شامل ہیں انہی راتوں میں سے ایک رات شب قدر یعنی شعبان کی پندرھویں رات بھی ہے، اس رات کی فضیلت کے بارے میں احادیث وارد ہوئی ہیں۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حلقہ دہلی کالونی کے احباب کو اللہ تعالیٰ جزائے خیر عطا فرمائے کہ انہوں نے عرصہ دس سال سے یہ ترتیب بنائی ہے کہ ہر سال ۱۵ رشعبان المعظم کی رات کو شمیم مسجد دہلی کالونی میں محفل حسن قرأۃ وحمد نعت کا اہتمام کرتے ہیں جس کا بنیادی مقصد یہی ہوتا ہے کہ لوگوں کو اس رات کی حقیقت سے روشناس کرایا جاسکے اور یہ بابرکت رات بدعات کی نذر ہونے کے بجائے اللہ کے گھر میں تلاوت اور حمد ونعت وغیرہ سننے میں لگ جائے اور یہ وقت نیک اعمال میں گزرے۔

حسب معمول اس سال بھی ۱۳ رجون بمطابق ۱۴ رشعبان المعظم (پندرھویں شب) بروز جمعہ بعد نماز عشاء پروگرام کا آغاز ہوا، نقابت کے فرائض مولانا محمد حامد اور مولانا محمد اسحاق مصطفیٰ نے انجام دیئے۔ الحمدللہ! پروگرام کے آغاز سے اختتام تک مسجد کا ہال، برآمدے اور صحن لوگوں سے کھچا کھچ بھرے ہوئے تھے۔ الحمدللہ کثیر تعداد میں علماء کرام نے بھی شرکت کی جن میں مولانا حافظ عبدالقیوم نعمانی، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کے امیر مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ، مولانا عثمان یحییٰ، مولانا منیر شاکر، مولانا شفیع الرحمٰن، مولانا ظفر احمد، مولانا طلحہ رحمانی، مولانا جمیل احمد خان، مولانا یحییٰ بن زکریا، مولانا عرفان کے علاوہ دیگر کئی حضرات شامل ہیں۔

قرأ کرام میں قاری نادر شاہ، قاری ضیاء الرحمٰن، قاری جعفر طیار، جامعہ دارالعلوم کراچی کے شعبہ قرأۃ وتجوید کے نگران قاری عبدالملک، ان کے شاگرد قاری حبیب الرحمٰن، قاری نذیر مالکی، قاری ابراہیم کاسی اور ان کے تین شاگردوں قاری طاہر، قاری احسان الدین اور قاری ولید نے اپنے اپنے انداز میں قرآن کریم کی تلاوت فرمائی، جبکہ مولانا حافظ محمد اشفاق، مولانا عبداللہ عبدالقادر، حافظ کامران، سید حسین، عثمان شاکر اور محمد طیب نے بہترین انداز میں حمد اور نعتیہ کلام پیش کئے۔

اس موقع پر قرأ کرام اور نعت خوانوں کے علاوہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغ مولانا قاضی احسان احمد نے ولولہ انگیز خطاب بھی کیا، انہوں نے کہا کہ عقیدۂ ختم نبوت دین کی بنیاد، اساس، روح اور جڑ ہے اگر یہ عقیدہ محفوظ ہے تو دین محفوظ ہے، اگر یہ عقیدہ محفوظ نہیں تو سارا دین محفوظ نہیں، اس لئے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو آخری نبی ماننے کا یہ مطلب ہوا کہ یہ دین، قرآن، صحابہ کرامؓ، اہل بیتؓ، ازواج مطہراتؓ وغیرہ۔ الغرض جس چیز کی نسبت بھی حضور علیہ السلام کی طرف ہے وہ بھی آخری ہے اب اگر کوئی بے دین آدمی اٹھ کر نبوت کا دعویٰ کرے اور دوسرا آدمی اس کو نبی مان لے (العیاذ باللہ) تو اس سے یہ لازم آئے گا یہ شخص ان تمام چیزوں کے آخری ہونے کا انکار کر رہا ہے، جس سے دین اسلام کی عمارت دھڑام سے گر جائے گی۔

ہمارے اکابرین نے اس محاذ ختم نبوت پر قربانیاں دی ہیں، تکلیفیں اٹھائی ہیں مشقتیں برداشت کی ہیں، آج ہم کہتے ہیں ہمیں دین کی وجہ سے تکلیفیں اٹھانی پڑتی ہیں، لیکن خدا کی قسم تکلیفیں تو اٹھائی ہیں امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری نے تکلیفیں اٹھائی ہیں مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ نے، مولانا محمد علی جالندھریؒ نے، مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ نے، مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ نے، ہم نے کیا تکلیفیں اٹھائی ہیں؟ جیلیں انہوں نے کاٹیں، بیڑیاں ان کے پیروں میں لگیں، ہتھکڑیاں ان کے ہاتھوں میں لگیں، گولیاں انہوں نے سینوں پر کھائیں۔ اللہ ہمیں انہی اکابرین کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اس بابرکت محفل کا اختتام رات چار بجے قاری ابراہیم کی دعا پر ہوا۔ آخر میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حلقہ دہلی کالونی کے کارکنوں اور خدام کی محنت کو خراج تحسین پیش کیا جاتا ہے، جس جانفشانی کے ساتھ انہوں نے پروگرام کے لئے تیاریاں کیں اور جس بہترین نظم ونسق کے ساتھ انہوں نے پروگرام کو ترتیب دیا تھا اور آخر تک وہ برقرار رہا وہ واقعی قابل تعریف ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنی شان کے مطابق ان کو اس کا بدلہ عطا فرمائے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب سے راضی ہو اور ہمیں اپنے دین اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ناموس کی حفاظت کے لئے قبول فرمائے۔ آمین۔

☆☆..................☆☆

عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس، جوہرآباد

رپورٹ: مفتی محمد طاہر مکی

جوہرآباد رالہیار گوٹھ رخنڈ وآدم .... عقیدۂ ختم نبوت کے محافظین میدان خالی نہیں چھوڑیں گے، منکرین ختم نبوت اور گستاخان رسول قادیانیوں کے ساتھ قانونی جنگ جاری رہے گی۔ ان خیالات کا اظہار عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت جوہرآباد ٹنڈو آدم کی جانب سے الہیار گوٹھ میں رکھی گئی ایک عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے مقررین نے کیا۔ کانفرنس کی صدارت عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی راہنما مفتی حفیظ الرحمن رحمانی نے کی جبکہ نگرانی جامعہ علم وعمل کے مہتمم صاحبزادہ مولانا پیر حبیب الرحمن سعید نے کی۔ کانفرنس کا آغاز حافظ عبدالرحمن الحذیفی کی تلاوت سے ہوا، اس کے بعد حافظ اسامہ رضوان نے نعت پیش کی۔ کانفرنس سے افتتاحی خطاب میں شبان ختم نبوت سندھ کے صدر مفتی محمد طاہر مکی نے کہا کہ صلح حدیبیہ کے موقع پر حضرت ابوبکر صدیقؓ کا گستاخ رسول کو گالی دینا، اس بات کا ثبوت ہے کہ مسلمان کا توہین رسالت پر آپے سے باہر آنا ایک فطری عمل ہے، مسلمان سب کچھ برداشت کرسکتا ہے لیکن اپنے نبی کی توہین کبھی برداشت نہیں کرسکتا، قادیانی اس صدی کے سب سے بڑے گستاخ ہیں، اس لئے کوئی مسلمان قادیانیوں سے کسی بھی قسم کی کوئی نرمی نہیں رکھ سکتا، اگر کوئی قادیانیوں کے ساتھ نرمی رکھتا ہے تو اسے اپنے ایمان کی خیر منانی چاہئے، انہوں نے کہا یہی وجہ ہے کہ ماضی اور اب بھی تمام شیعہ، سنی، بریلوی، دیوبندی، اہلحدیث سب مسلمان اگر متحد ہیں تو صرف اور صرف ختم نبوت کے مسئلے پر قادیانیوں کے خلاف متحد ہیں، بزرگ عالم دین مفتی محمد یعقوب نگسی نے کہا کہ ختم نبوت کے تحفظ کا کام اللہ پاک اپنے پسندیدہ بندوں سے ہی لیتا ہے سو تحفظ ختم نبوت کی خاطر کام کرنے والے مبارک باد کے مستحق ہیں اور یہی اللہ کے ہاں ان کی مقبولیت کی دلیل ہے، انہوں نے کہا جو نام کے مسلمان قادیانیوں کی حمایت کرتے نہیں تھکتے وہ یہ بات ذہن میں رکھیں کہ قیامت میں دو کیمپ لگیں گے ایک محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کیمپ ہوگا جس میں ختم نبوت کے تحفظ کی خاطر کام کرنے والے جمع ہوں گے اور ایک کیمپ مرزا غلام احمد قادیانی کا ہوگا جس میں قادیانی اور قادیانیوں کے حامی جمع ہوں گے تمام مسلمان سیاستدانوں کو فیصلہ کرلینا چاہئے کہ وہ قیامت میں کس کے کیمپ میں جانا چاہتے ہیں؟ اگر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کیمپ میں جانا چاہتے ہو تو رسول اللہ کے غداروں قادیانیوں کا ساتھ، ان کی حمایت ترک کردو، ایک دل میں دو کی محبت نہیں سما سکتی یا رسول اللہ کی محبت ہوگی یا قادیانیوں کی، جس کے دل میں قادیانیوں کے لئے نرم گوشہ بھی ہو تو سمجھ لو اس کا دل محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت سے خالی ہے، قادیانیوں کے حامی اور پھر حامیوں کے حامی بالترتیب سب مرزا غلام احمد قادیانی کے ساتھ اٹھیں گے۔ کانفرنس میں جامعہ مدنیہ کے مہتمم مفتی محمد امان اللہ بلوچ، مولانا محمد عثمان سموں، ملک ذوالفقار نقشبندی، جامعہ قاسم العلوم کے حاجی محمد ہاشم، قاری محمد عباس، مولانا محمد زاہد حجازی، حافظ محمد طارق، شبان ختم نبوت سندھ کے جنرل سیکریٹری محمد محرم علی راجپوت، جامعہ حمادیہ کے حافظ محمد فرقان انصاری، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے حاجی محمد عمر جونیجو، یار محمد ابڑو، بہادر خان مری، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت میڈیا سیل کے انچارج ثاقب علی شیخ، طارق محمود چانگ و دیگر راہنماؤں نے خصوصی شرکت کی، کانفرنس سے خطاب میں جمعیت علماء اسلام کے صوبائی راہنماء مولانا احمد حسن عباسی نے کہا کہ ہماری قادیانیوں سے کوئی ذاتی جنگ نہیں، قادیانی ہمارے اسلام کا نام نہ لیں اپنے مذہب کا نام جدا رکھیں ہماری نماز، روزے، مسجد، قرآن کا نام نہ لیں اور توہین رسالت نہ کریں عام غیر مسلم اقلیت بن کر رہیں تو ہمیں کوئی اعتراض نہیں لیکن اگر وہ لوگ کفر کو اسلام اور اسلام کو کفر کہتے رہیں گے تو مسلمان ان سے کوئی نرمی نہیں رکھ سکتے، قادیانیوں نے شعائر اسلام کی توہین کر کے مسلمانوں کو خود مشتعل کیا ہوا ہے، انہوں نے کہا کہ یہ حکومت کا کام ہے کہ قادیانیوں کو اسلام پر ضرب لگانے سے روکے، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغ مولانا حفیظ الرحمن رحمانی نے کہا کہ دینی مدارس اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا چولی دامن کا تعلق ہے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے تمام

قائدین ان ہی مدارس کے فارغ التحصیل تھے،تمام مبلغین ان ہی مدارس کے فیض یافتہ ہیں ،انہوں نے اعلان کیا کہ دینی مدارس کے حوالے سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت قائد جمعیت حضرت مولانا فضل الرحمٰن کے ہر فیصلے پر لبیک کہے گی اور ان کے ساتھ ہوگی لیکن دینی مدارس کی خودمختاری اورآزادی پر کوئی قدغن برداشت نہیں کیا جائے گا، علامہ محمد راشد مدنی نے کہا کہ مسلمانوں کو ہم عام دعوت دیتے ہیں کہ وہ آپس کے اختلافات ترک کرکے آجائیں اور تحفظ ختم نبوت کے لئے ہمارا ساتھ دیں،اس دور میں تحفظ ختم نبوت کے کام سے بڑھ کر کوئی ثواب کا کام نہیں ہے،یہی وجہ ہے کہ حضرت صدیق اکبرؓ سے لے کر حضرت اقدس مولانا عبدالمجید لدھیانوی تک اگرامت کسی مسئلے پر یکجا جمع ہوئی ہے تو وہ ختم نبوت کا مسئلہ ہے،منکرین زکوۃ کے خلاف جہاد ہو یا جمع قرآن کا مسئلہ ہر بات پر صحابہؓ کا اختلاف رہا لیکن مسیلمہ کذاب سے لے کر مرزا غلام احمد قادیانی تک کے خلاف جہاد میں امت مسلمہ یکجان دو قالب نظر آتی ہے،اس لئے آج بھی ضرورت ہے اس بات کی کہ مسلمان عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے اسٹیج پر جمع ہوکر منکرین ختم نبوت کے خلاف جہاد میں شامل ہوں،آخر میں مفتی حفیظ الرحمٰن رحمانی نے دعا کرواکر کانفرنس کو اختتام پر پہنچایا،دعا کے بعد جامعہ علم وعمل میں مولانا پیر حبیب الرحمٰن کی صدارت میں تحفظ ختم نبوت کی خاطر نام لکھوانے والے نئے مجاہدین ختم نبوت کا اجلاس ہوا،جس میں علامہ محمد راشد مدنی نے انہیں تحفظ ختم نبوت کے کام کا طریقہ کار بتایا پھاٹک پار جوہرآباد کے علاقے میں اب باقاعدہ تمام ساتھیوں کا ہفتہ وار اجلاس جامعہ علم وعمل میں جمعہ کو بعد نماز عشاء ہوا کرے گا اور ہر ماہ ایک مسجد میں ختم نبوت کنونشن رکھنے کا پروگرام بھی ترتیب دیا گیا، اجلاس میں متفقہ طور پر جوہرآباد پھاٹک پار کے تمام علاقوں کا امیر مولانا پیر حبیب الرحمٰن کو منتخب کیا گیا، اس علاقے میں یہ پہلی کانفرنس تھی اور لوگوں کے اشتیاق اور کام کی ضرورت کے پیش نظر یہ بھی طے ہوا کہ اب اس علاقے میں اس کانفرنس کو باقاعدہ سالانہ کانفرنس قرار دیا جائے اور اب ہر سال یہاں ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوا کرے گی،اس لئے اس کانفرنس کو جوہرآباد علاقے کی ’’پہلی سالانہ ختم نبوت کانفرنس‘‘ کے نام سے موسوم کیا گیا،مجاہدین ختم نبوت کا یہ اجلاس پیر حبیب الرحمٰن کی دعا پر رات دو بجے اختتام پذیر ہوا۔

☆قراردادیں☆

☆ بین الاقوامی لابیوں اور نام نہاد انسانی حقوق کی ملکی اور غیر ملکی تنظیموں اور این جی اوز کی جانب سے اسلامی شقوں اور انسداد توہین رسالت کی دفعات کو آئین پاکستان سے ختم کرانے کے مطالبے کو ہم مسلمان یکسر مسترد کرتے ہیں اور حکومت پر یہ بات واضح کردینا چاہتے ہیں کہ ناموس رسالت کا مسئلہ عالم اسلام کے لئے موت وزندگی کا مسئلہ ہے یعنی کسی بھی صورت میں ہم اس میں حکمرانوں کی جانب سے کی جانی والی ترامیم یا اس قانون کو غیر فعال کرنے کی کسی بھی سازش کو کامیاب نہیں ہونے دیں گے۔

☆حکومت اگر ملک پاکستان میں امن وامان کی مکمل اور مستقل ضمانت چاہتی ہے تو فوری بنیادوں پر مڈل سے یونیورسٹی تک کی تعلیم میں عقیدہ ختم نبوت اور تردید قادیانیت پر اسباق شامل درس کیے جائیں تاکہ نوجوان نسل کو اس بات کا علم ہو کہ قادیانی فقط کافر نہیں بلکہ گستاخ رسول ہیں۔

☆ قادیانی ٹی وی چینلز ’’مسلم ٹی وی‘‘ ون اور نو جو دن رات مسلمانوں کو مرتد بنانے کی کوششوں میں مصروف عمل ہیں حکومت ان پر پابندی عائد کرے اور پیمرا اس کے لائسنس منسوخ کرے۔

☆ ریاض احمد گوہرشاہی جسے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی راہنما حضرت علامہ احمد میاں حمادی مدظلہ نے ایک عدالت سے تین بار عمر قید کی سزا دلوائی۔آج اس کی تنظیمیں انجمن ’’سرفروشان اسلام‘‘ اور المہدی فاؤنڈیشن والے کوٹری سمیت حیدرآباد اور کراچی کے بعض علاقوں میں خود کو مسلم اور بریلوی مسلک کا ظاہر کرکے مسلمانوں کو مرتد بنارہے ہیں ہم حکومت سے مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ فوری طور پر ان کی ارتدادی سرگرمیوں پر پابندی لگائے۔

☆ جھوٹے مدعی نبوت یوسف کذاب کا چیلہ ملعون زید حامد مختلف ٹی وی چینلز پر خود کو اسلام کا نمائندہ ظاہر کرتا ہے حالانکہ یہ شخص عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کے سابق امیر حضرت مولانا سعید احمد جلال پوری شہیدؒ کے قتل میں نامزد ملزم ہے حکومت اسے گرفتار نہ کرکے قاتلوں کی سرپرستی کررہی ہے،ہم حکومت سے مطالبہ کرتے ہیں کہ فوری طور پر زید حامد کو گرفتار کرکے سزا دی جائے۔

☆ یہ اجتماع حکومت پاکستان سے مطالبہ کرتا ہے کہ اسلامی نظریاتی کونسل کی سفارشات کے مطابق قادیانی عبادت گاہوں سے کلمہ طیبہ،قرآنی آیات ہٹائی جائیں اور ان کی عبادت گاہوں کی مسجد والی ہیئت تبدیل کی جائے۔

☆ یہ اجتماع مطالبہ کرتا ہے کہ تمام قادیانی اوقاف بھی سرکاری تحویل میں لئے جائیں،اور قومی شناختی کارڈ میں مذہب کے خانے کا اندراج کیا جائے تاکہ بدترین گستاخ رسول قادیانیوں کا حرمین میں داخلہ روکا جاسکے۔

☆☆..........☆☆

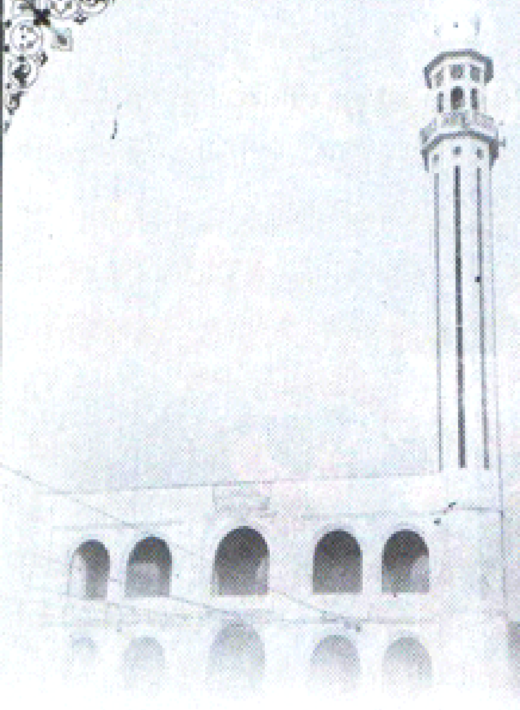

تحفظ ختم نبوت پر ایک سالہ تخصص

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی مرکزی مجلس شوریٰ نے اپنے سالانہ اجلاس منعقدہ ۱۹؍مارچ ۲۰۱۴ء میں فیصلہ کیا کہ عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے سلسلہ میں فارغ التحصیل علماء کرام کی تیاری کے لئے سہ ماہی سالانہ کلاس جو شوال المکرم، ذیقعدہ، ذی الحجہ میں دفتر مرکزیہ ملتان منعقد ہوتی ہے اس کلاس کا دورانیہ سہ ماہی کی بجائے ایک سال کردیا جائے۔ ایک سالہ تخصص کی یہ کلاس بجائے ملتان دفتر مرکزیہ کے اس سال سے مدرسہ عربیہ ختم نبوت مسلم کالونی چناب نگر میں انعقاد پذیر ہو۔ اس کلاس میں وفاق المدارس کے فارغ التحصیل علماء کرام کو داخلہ دیا جائے۔

۱۰؍شوال المکرم سے ۱۵؍شوال تک

داخلہ کے لئے رابطہ فرمائیں اور پھر ۱۸؍شوال کو تحریری وتقریری انٹری ٹیسٹ پاس کر کے مستحق داخلہ ہوں۔

* داخلہ کے خواہشمند قومی شناختی کارڈ اصل بمع ایک عدد فوٹو کاپی اور دو عدد فوٹو مدرسہ سے تزکیہ کا سرٹیفکیٹ ہمراہ لائیں۔
* داخلہ کے خواہش مند حضرات جید جدا کی اسناد کے حامل ہوں۔ تدریسی تجربہ، میٹرک، مڈل، کمپیوٹر جاننے والوں کو ترجیح دی جائے گی۔
* اس سال کلاس کے شرکاء کی تعداد تیس ہوگی۔
* تمام شرکاء کو کم از کم دوصد صفحات کا مقالہ لکھنا ضروری ہوگا۔
* تخریج وتحقیق پر خصوصی توجہ دینا ہوگی۔

موضوعات

مبادیات تفسیر، اصول حدیث بمع اصطلاحات، اصول فقہ، تربیت تحریر وتقریر، اجراء، صرف ونحو، حفظ الاحادیث، مطالعہ قادیانیت، مطالعہ مسیحیت، مطالعہ جدید فتن، جغرافیہ، فلکیات وغیرہ!

انشاء اللہ العزیز! شرکاء، نکتہ دان خطیب، بلند پایہ ادیب، محقق ومناظر کے علاوہ اتحاد امت کے داعی ثابت ہوں گے۔

شرکاء کلاس کو کاغذ، کاپی، قلم، ودیگر ضروریات کے لئے پندرہ صد روپیہ ماہانہ وظیفہ دیا جائے گا۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت مدرسہ عربیہ ختم نبوت مسلم کالونی چناب نگر

برائے رابطہ: مولانا عزیز الرحمن ثانی موبائل نمبر:0300-4304277، مولانا غلام رسول دین پوری موبائل نمبر:0300-6733670

مولانا رضوان عزیز موبائل نمبر:0332-4000744

عالمی مجلس تحفظِ ختمِ نبوت سے تعاون

شفاعت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذریعہ

- پوری دنیا میں قادیانیت کا تعاقب
- قادیانیوں کو دعوتِ اسلام
- سینکڑوں مبلغین کے ذریعہ قادیانی سرگرمیوں کا سد باب
- عدالتوں میں قادیانیت کے متعلق مقدمات کی پیروی
- دفاترختم نبوت، دارالتصنیف اور لائبریریوں کا قیام
- قادیانیت سے تائب ہونے والے مسلمانوں کی نگہداشت
- ہفت روزہ ختم نبوت کے ذریعہ قادیانیت کا قلمی پوسٹ مارٹم

ان تمام صدقاتِ جاریہ میں شرکت کے لئے زکوٰۃ، صدقات، فطرہ، عطیات

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

کو دیجئے

نوٹ

مجلس کے مرکزی دفاتر میں رقوم جمع کرا کے مرکزی رسید حاصل کر سکتے ہیں۔ رقوم دیتے وقت مد کی صراحت ضروری ہے تاکہ شرعی طریقے سے مصرف میں لایا جا سکے۔

اپیل کنندگان

حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانوی، امیر مرکزیہ

حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق سکندر، نائب امیر مرکزیہ

مولانا خواجہ عزیز احمد، نائب امیر مرکزیہ

حضرت مولانا عزیز الرحمن جالندھری، مرکزی ناظم اعلیٰ

ترسیل زر کا پتہ

دفتر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان

فون: 061-4583486, 061-4783486

WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT, A/c# 0010010964680019

(انٹرنیشنل بینک اکاؤنٹ نمبر) IBAN NO. PK68ABPA0010010964680019

AALMI MAJLIS TAHAFFUZ KHATM-E-NUBUWWAT 0010010964710018

(انٹرنیشنل بینک اکاؤنٹ نمبر) IBAN NO. PK45ABPA0010010964710018

Allied Bank Binori Town Branch Code: 0159 Karachi.